137

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ط عَسٰی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل

روزنامہ

قادیان

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

شرح چندہ پیشگی

سالانہ
ششماہی
سہ ماہی ۱۲

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان ۱۸

جلد ۲۵ | مورخہ ۱۵ صفر ۱۳۵۶ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۷ اپریل ۱۹۳۷ء | نمبر ۹۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ اپریل۔ کل سوا چھ بجے شام کی ٹرین سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز لاہور تشریف لے گئے حضور کے ہمراہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔ شیخ یوسف علی صاحب پرائیویٹ سکرٹری۔ چوہدری عبدالرحیم صاحب۔ اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور گئے۔ سٹیشن پر بہت سے اصحاب الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔ جن کو حضور نے مصافحہ کا شرف بخشا۔ اگر صحت نے اجازت دی۔ تو حضور سندھ تشریف لے جائیں گے۔ مقامی امیر حضور نے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو مقرر فرمایا۔

آج جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر دورہ پر قادیان تشریف لائے۔ اور ساڑھے تین بجے کی ٹرین سے واپس چلے گئے۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ وخارجہ پشاور تشریف لے گئے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دشمن کی اشتعال انگیز حرکات کے مقابلہ میں صبر سے کام لو

"میں اُس جوش اور اشتعالِ طبع کو خوب جانتا ہوں۔ کہ جو انسان کو اس حالت میں پیدا ہوتا ہے۔ کہ جبکہ نہ صرف اس کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ بلکہ اس کے رسول اور پیشوا اور امام کو توہین اور تحقیر کے الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے۔ اور سخت اور غضب پیدا کرنے والے الفاظ سُنائے جاتے ہیں۔ لیکن میں کہتا ہوں۔ کہ اگر تم ان گالیوں اور بدزبانیوں پر صبر نہ کرو۔ تو پھر تم میں اور دوسرے لوگوں میں کیا فرق ہوگا۔ اور یہ کوئی ایسی بات نہیں۔ کہ تمہارے ساتھ ہوئی۔ اور پہلے کسی سے نہیں ہوئی۔ ہر ایک سچا سلسلہ جو دنیا میں قائم ہوا۔ ضرور دنیا نے اس سے دشمنی کی ہے۔ سو چونکہ تم سچائی کے وارث ہو۔ ضرور ہے۔ کہ تم سے بھی دشمنی کریں۔ سو خبردار رہو۔ نفسانیت تم پر غالب نہ آئے۔ ہر ایک سختی کی برداشت کرو۔ ہر ایک گالی کا نرمی سے جواب دو۔ تا آسمان پر تمہارے لئے اجر لکھا جائے۔" (نسیم دعوت صـ۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہدیۂ تبریک بحضور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ

بر ولادت فرزند صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب

از عاجز ذوالفقار علی خان گوہر

اثر بادِ بہاری نے کیا کیا افسوں
چمنِ دہر نے پھر خلعتِ رنگیں پہنا
طبعِ شاعر پہ بھی چڑھنے لگا پھر رنگِ بہار
وقت کے ساتھ بدل جاتی ہے وضعِ عالم
قرمزی رنگ فلک پر سحر و شام عیاں
ہے لبِ دورِ خزاں پر بھی تبسم کی جھلک
کیا تغیر ہے کہ ہر شے میں ہی اک کیف و سرور
اب نظر آنے لگی روحِ شعور و ادراک
ہو گئی ختم وہ اب بادِ خزاں کی بیداد
صنعتِ خالقِ اکبر کی یہ نیرنگی ہے۔
اک شگوفہ ہے نیا باغِ مسیحا میں کھلا
ابنِ ناصر کی ولادت ہے عجب مژدہ خبر
حق نے اب حضرتِ محمود کو پوتا بخشا
ہو یہ فرزند سعید اور خدا کا محبوب
نورِ اسلام کو پھیلائے یہ دنیا بھر میں
علمِ توحید کا گنجینہ ہو اس کا سینہ
اے زہے بخت کہ یہ روزِ مبارک دیکھا
ہو خوشی حضرتِ محمود کو دن رات نصیب
گوہر اب ختم کرو حمدِ خدا پر تبریک
پہلے اک شاعرِ خوش گو نے کہا ہے جو کچھ

ہو گئے دامنِ صحرا و جبل سب گلگوں
برگ و بار و شجر و غنچہ و گل بوقلموں
ہاتھ باندھے ہوئے آنے لگے رنگیں مضموں
اب نہ وہ شکلِ زمیں ہے نہ وہ شکلِ گردوں
عسکرِ ابرِ بہاری نے کیا ہے شب خوں
اب نہیں اس کی بھی اگلی سی وہ شکلِ محزوں
بید مشکیں ہوا تاثیر میں بیدِ مجنوں
ان دماغوں میں بھی تھا جنمیں کہ سودا جنوں
دورِ خوش حالی سے بدلا گیا اب دورِ زبوں
کیا کہوں اسکو اگر رحمتِ خالق نہ کہوں
جس کی خوشبو سے معطر ہے دماغ گردوں
برکات اس کی زمیں کیلئے ہیں گوناگوں
میں بھی یہ ہدیۂ تبریک نہ کیوں پیش کروں
اس سے لے عقل و خرد آ کے ہر اک افلاطوں
عاشقِ احمد کا ہو محمود کا ہو یہ مجنوں
دل ہو عرفانِ الٰہی سے لبالب سیحوں
کیوں غلامی یہ نہ محمود کی میں فخر کروں
آپ کی نسل مبارک ہو یہ ہر روز فزوں
پیش استادِ سخن سنج خموشی ہو زبوں
ہے مناسب کہ اسی شعر کو میں دہرا دوں

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد زپسِ پردۂ تقدیر بروں

ملا عنایت اللہ احراری کی جیل خانہ سے رہائی

قادیان ۲۵ اپریل۔ احرار نے گزشتہ سالوں میں جس شخص کو قادیان میں صرف اسلئے بٹھا رکھا تھا کہ وہ جماعت احمدیہ کے مقدس بانی اور دوسرے بزرگوں کے خلاف انتہائی بدزبانی اور کذب بیانی کر کے فتنہ و فساد کھڑا کرے۔ یعنے ملا عنایت اللہ اور جسے مئی ۱۹۳۶ء میں جڑانوالہ میں ایک امن شکن تقریر کرنے کے جرم میں گرفتار کر کے لائل پور لے جایا گیا تھا۔ جہاں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے اسے زیر دفعہ ۱۲۴ الف تعزیراتِ ہند مجرم قرار دیتے ہوئے یکم ستمبر ۱۹۳۶ء کو قید سخت کی سزا دی تھی۔ وہ رہا ہو کر آج بارہ بجے کی ٹرین سے قادیان پہونچا۔ چند مقامی احرار جن میں بچے اور کچھ عورتیں بھی تھیں سٹیشن پر اس کے لئے موجود تھے۔ جو اسے ساتھ لے کر آئے۔ اور پرانے بازار میں آ کر منتشر ہو گئے۔

احمدیت یعنی حقیقی اسلام انگریزی کا نیا ایڈیشن

دفتر تحریکِ جدید نے "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" کا انگریزی ایڈیشن چھپوایا ہے قیمت فی جلد قسم اعلےٰ ۱۲؍ قسم دوم سری رام پوری کاغذ ۱۲؍ آنے علاوہ محصولڈاک یاد رہے کہ یہ وہی کتاب ہے جس کی قیمت پہلے ساڑھے تین روپے تھی۔ دفتر ہذا کی طرف سے اسے محض تبلیغی نقطۂ نگاہ سے شائع کیا گیا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ انگریزی دان طبقہ میں کثرت سے اس کی اشاعت کریں ؂

انچارج تحریک جدید قادیان

انجمنہائے احمدیہ ضلع لاہور کو اطلاع

سید ولائت شاہ صاحب احمدی شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ کو ضلع شیخوپورہ کی انجمنوں کے علاوہ ضلع لاہور کی مندرجہ ذیل انجمنوں کے لئے بھی آنریری انسپکٹر بیت المال مقرر کیا جاتا ہے۔ ان انجمنوں کے عہدہ داران ان کے کام میں تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ رائے ونڈ۔ کوٹ محمد امیر۔ کوٹ رادھا کشن۔ علی پور۔ پتوکی۔ چلو۔ ہانڈو۔ بھمہ

ناظر بیت المال قادیان

درخواست ہائے دعا

محمد ابراہیم صاحب عادل گوجرانوالہ کو دیوانے کتے نے کاٹا ہے۔ بابو عبد الغفور صاحب کراچی کی لڑکی امۃ الودود بیگم بعارضہ تپ محرقہ بیمار ہے۔ سیدہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ اعتیاج علی صاحب شاہجہانپوری کا بچہ سات ماہ سے بیمار ہے۔ محمد عالم صاحب قریشی گولیکی امتحان میں کامیابی کے لئے۔ سید مشتاق احمد صاحب سنبل (اڑیسہ) سخت بیمار ہیں۔ ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب پنشنر قادیان کی لڑکی سکینہ بیگم صاحبہ کو زیادہ تکلیف ہو گئی ہے۔ نیز ان کا نواسہ ارشاد حسین بھی زیادہ بیمار ہے۔ محمد رمضان صاحب انور اٹھوال کا بڑا لڑکا محمد ادریس بعارضہ فالج بیمار ہے۔ اور نور ہسپتال میں زیر علاج۔ احباب ان سب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ صفر ۱۳۵۶ھ

فلسطین کو دو حصوں میں تقسیم کرنیکی تجویز

برطانوی اخبار "ڈیلی ہیرالڈ" لکھتا ہے۔ کہ مسئلہ فلسطین کی تحقیقات کے لئے جو شاہی کمیشن مقرر کیا گیا ہے۔ آجکل لنڈن میں اس کے اجلاس ہو رہے ہیں۔ اور اس مسئلہ کو سلجھانے کے لئے دو سکیمیں زیر غور ہیں۔ ایک یہ کہ فلسطین کے دو حصے کر دیئے جائیں۔ ایک حصہ میں سلطنت برطانیہ کے زیر سایہ ایک یہودی نوآبادی قائم کر دی جائے۔ اور دوسرے حصہ میں آزاد عرب حکومت قائم رہے۔

دوسری سکیم جس پر کمیشن غور کر رہا ہے یہ ہے۔ کہ فلسطین کو دو حصوں میں تقسیم کرکے ایک میں یہودی حکومت۔ اور دوسری میں عرب حکومت قائم کر دیجائے اور یہ حکومتیں اپنے اندرونی معاملات میں تو آزاد اور خود مختار رہیں۔ لیکن ان پر برطانیہ کا موجودہ انتدابی نظم ونسق برقرار رہے۔ یہودیوں کے لئے جو حصہ تجویز کیا گیا ہے۔ وہ ساحل کا میدانی علاقہ ہے۔ اس کے سوا باقی سارا علاقہ عرب حکومت کا ہوگا۔ عربوں کے متعلق ایک تجویز یہ بھی ہے کہ ان کے حصہ کا علاقہ امیر عبداللہ والئی شرق الاردن کے ماتحت کر دیا جائے۔ بیت المقدس اور فلسطین کے دیگر مقدس مقامات کے متعلق کمیشن اس سکیم پر غور کر رہا ہے کہ جمعیۃ الاقوام کی منظوری سے ان مقامات کو برطانوی انتداب کے ماتحت کر دیا جائے۔ بندرگاہ حیفہ کے متعلق بھی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ وہ ایک اہم فوجی مرکز ہے۔ اور موصل سے تیل کی پائپ لائن یہاں آکر ختم ہوتی ہے اس لئے اسے بھی غیر جانبدار منطقہ قرار دے دیا جائے۔ اور اس پر برطانیہ کا اقتدار رہے۔

یہ تمام سکیمیں چونکہ ابھی تک زیر غور ہیں اس لئے نہیں کہا جا سکتا۔ کہ کمیشن کس سکیم کے متعلق قطعی طور پر فیصلہ صادر کرے گا۔ لیکن فیصلہ خواہ کوئی بھی ہو۔ کوئی سکیم اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکے گی۔ جب تک عربوں کو اس پر مطمئن نہ کر لیا ہے۔ ممکن ہے۔ عرب اس بات پر رضامند ہو جائیں۔ کہ فلسطین کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ لیکن آثار اور قرائن سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ کسی حکومت کے جوئے کو اپنی گردنوں پر مسلط رکھنے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ کیونکہ ان کی ساری جدوجہد کا مقصد حصول آزادی ہے۔ علاوہ ازیں علاقہ جات کی تقسیم کا مسئلہ بھی موضوع تنازعہ بن سکتا ہے ساحل کا میدانی علاقہ سب سے زیادہ زرخیز ہے۔ ملک کی بندرگاہیں بھی اسی میں واقعہ ہیں۔ جن کے ذریعہ غیر ملکی تجارت سے بہت فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس علاقہ کو یہودیوں کے قبضہ میں دے دینے کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ عربوں کو ان فوائد کے حصول سے محروم کر دیا جائے۔ جو بیرونی تجارت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اس سے ان کے تجارتی اور زرعی مفاد کو سخت نقصان پہونچے گا۔ اور یہ بات تمام مقتضیات عدل وانصاف کے سخت منافی ہوگی۔ اول تو فلسطین میں یہود کو لاکر آباد کرنا ہی اہل فلسطین کے ساتھ صریح ناانصافی اور زبردستی ہے لیکن اگر اس بات کو قابل اعتنا نہیں سمجھا جاتا۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ یہود کو ارض مقدس میں بسانے کا جو وعدہ کیا گیا تھا۔ اسے پورا کرنا ضروری ہے۔ تو پھر یہ تو نہیں ہونا چاہیئے کہ فلسطین کا زرخیز اور کارآمد علاقہ ان کے حوالے کر دیا جائے۔ اور اصل باشندوں کو جن میں مسلمان اور عیسائی دونوں قومیں شامل ہیں۔ بھوکوں مرنے کے لئے چھوڑ دیا جائے۔ جہاں اہل فلسطین فلاکت زدہ ہیں۔ وہاں یہود دنیا کی سب سے بڑی مالدار قوم ہے۔ پھر فلسطین کی تقدیس کی خاطر وہ آباد ہونا چاہتے ہیں۔ نہ کہ زرخیزی کے لئے۔ اس لئے ان کو ملک کا کوئی سا حصہ دیا جا سکتا ہے۔ اور زرخیز علاقہ پر اہل فلسطین کو قابض رہنے کا حق ہے۔

ہمیں نہیں معلوم۔ اہل فلسطین اس تجویز کو بھی قبول کرنے پر آمادہ ہوتے ہیں یا نہیں۔ لیکن یہود کو فلسطین میں داخل ہونے سے روکنے اور جو داخل ہو چکے ہیں ان کو نکالنے کے علاوہ اگر کوئی تجویز قابل قبول ہو سکتی ہے۔ تو وہ یہی کہ کسی چھوٹے سے علاقہ میں یہود کو محدود کر دیا جائے۔ اور فلسطین کے دوسرے علاقہ سے ان کا تعلق بالکل منقطع کر دیا جائے۔ تاکہ وہ اہل فلسطین کی جائدادوں اور ان کی آمد کے ذرائع پر قبضہ نہ کر سکیں۔

کانگرس میں شمولیت کے متعلق مسلمانوں پر بیجا طعن

چونکہ مسلمانوں کے بعض حلقوں کی طرف سے کانگرس کو یہ مشورہ دیا گیا۔ کہ وہ گورنروں کے اختیارات کے متعلق کسی قسم کا مطالبہ کرنے کی بجائے وزارتوں کو ہاتھ میں لے لیں۔ اور تجربہ کرکے دیکھیں۔ کہ ان کی آئینی مساعی میں خواہ مخواہ رکاوٹ ڈالی جاتی ہے۔ یا نہیں۔ اس لئے کانگرس کے نادان دوست یہ کہنے لگ گئے ہیں۔ کہ "مسلمان یہ تو کہتے ہیں۔ کہ کانگرس کو کسی قسم کا مطالبہ پیش کرنے کی بجائے براہ راست وزارت اپنے ہاتھ میں لے لینی چاہیئے تھی۔ لیکن وہ خود یہ تجربہ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بجائے اس کے کہ کانگرس میں شامل ہو کر دیکھیں کہ ان کے حقوق کی حفاظت ہوتی ہے یا نہیں۔ وہ اس سے کہتے ہیں۔ کہ فلاں فلاں امور کا ہمیں یقین دلاؤ۔ تب ہم تمہارے ساتھ شامل ہونگے۔ اگر کانگرس کا یہ مطالبہ کہ گورنر وزراء کی آئینی سرگرمیوں میں دست اندازی نہ کریں گے۔ ناواجب ہے۔ تو مسلمانوں کا کانگرس سے یقین دلانے کا مطالبہ کہاں تک واجب ہے" (پرتاپ ۲۳ اپریل)

اگر اہل کانگرس نے مسلمانوں کا مشورہ قبول کر لیا ہوتا۔ تو بھی کانگرس اور مسلمانوں کے معاملہ میں اسے مثال نہیں بنایا جا سکتا تھا کیونکہ وزارتوں پر قبضہ کر لینے کی صورت میں کانگرس والوں کو اگر مکمل نہیں۔ تو موجودہ حالت سے بہت زیادہ طاقت اور اثر حاصل ہو جاتا۔ لیکن مسلمان اگر کسی قسم کا اطمینان اور یقین حاصل کئے بغیر کانگرس میں شامل ہو جائیں۔ تو انہیں کیا حاصل ہوگا کچھ بھی نہیں۔ لیکن اب تو مسلمانوں کو اس صورت میں مجرم ٹھہرایا جا رہا ہے۔ جبکہ کانگرس نے صاف طور پر کہدیا۔ کہ جب تک گورنر یقین نہ دلائیں۔ کہ وہ مداخلت نہ کریں گے۔ اس وقت تک وہ حکومت سے تعاون کرنے یعنی وزارتیں منظور کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

صاف ظاہر ہے۔ کہ اس صورت میں کانگرس سے مسلمانوں کا مطالبہ اور زیادہ مضبوط اور قوی ہو جاتا ہے نہ کہ مسلمان زیر الزام آتے ہیں۔ لیکن ہندو اخبارات جو بظاہر تو کانگرس کے حامی کہلاتے ہیں۔ لیکن دراصل اسے مسلمانوں میں غیر مقبول بنانے میں سب سے زیادہ دخل انہی کا ہے وہ ان مسلمانوں پر بھی زبان طعن دراز کر رہے ہیں۔ جن کی آزادئ ہند کے لئے قربانیاں بہت شاندار ہیں۔ چنانچہ "پرتاپ" مولانا حسرت موہانی کے متعلق باوجود یہ تسلیم کرنے کے کہ یہ وہ شخص ہے "جو آزادی ہند کے لئے تمام دنیا کی راحتیں قربان کر چکا جس کا اخلاص مسلمہ ہے جس کی نیک نیتی مشہور ہے۔ جس کی اصول پسندی بے مثال ہے۔ اور جو اس زمانہ میں کانگرسی تھا جبکہ مسلمان اس جماعت کا نام لیتے ہوئے بھی شرم محسوس کرتے تھے۔ اور جس نے سب سے پہلی بار کانگرس کے عافیت خانہ میں آزادی کامل کا مجاہدانہ ہنگامہ برپا کیا تھا" ان پر یہ طعن کرنے سے باز نہ رہا۔ افسوس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سعادت و رشد اور ضلالت و خسران کی دو کیفیات

قرآنِ کریم پر پادریوں کے ایک اعتراض کا جواب

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ ایک مقام پر فرماتا ہے کہ یضل بہ کثیراً و یھدی بہ کثیرا۔ یعنی وہ اس قرآن کے ذریعہ بہت لوگوں پر ضلال اور گمراہی کا حکم لگاتا اور بہت لوگوں کو ہدائت دیا کرتا ہے۔ یہ آئت اپنے معانی کے لحاظ سے ہرگز ایسی نہیں۔ کہ اس پر کوئی بجا اعتراض ہو سکے لیکن بعض ناقص الفہم عیسائی اس مفہوم کی بجائے متذکرۃ الصدر آئت کا یہ مفہوم لے کر کہ خدا قرآن کے ذریعہ بہت لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ جب اللہ تعالےٰ ہی لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ تو اس میں گمراہ لوگوں کا کیا قصور ہے؟

یہ اعتراض چونکہ موجودہ زمانہ میں کثرت سے کیا جانا تھا۔ اور اللہ تعالےٰ کے علم میں یہ بات تھی۔ کہ لوگ ان الفاظ کا صحیح مفہوم نہ سمجھ کر کلام الٰہی پر اعتراض کریں گے۔ اس لئے اس نے اس کے ساتھ ہی فرما دیا تھا۔ کہ وما یضل بہ الا الفاسقین یعنی اے لوگو یہ مت سمجھو۔ کہ خدا تعالیٰ نعوذ باللہ ازخود جس کو چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے۔ بلکہ وہ انہی لوگوں پر ضلال اور گمراہی کا حکم لگاتا ہے۔ جو اس کی حدود اور احکام توڑتے ہیں۔ ایک دوسری جگہ فرمایا۔ یضل اللہ الظالمین اللہ تعالےٰ ظالموں پر گمراہی کا حکم لگاتا اور انہیں گمراہ ٹھہراتا ہے۔ سورۃ مومن میں فرمایا یضل اللہ من ھو مسرف مرتاب۔ یعنی اللہ تعالےٰ اسی شخص کو گمراہ ٹھہراتا ہے جو مسرف یعنی حد سے نکل جانے والا اور مترددہ ہوتا ہے دنیا میں کون ہے جو بدکاروں چوروں اور سیاہ کاروں کو دیکھ کر علی الاعلان یہ نہیں کہتا۔ کہ یہ لوگ برباد ہونے والے ہیں۔ پھر جب دنیا میں لوگوں کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ دوسروں کے متعلق ایسا فتوےٰ صادر کریں۔ تو الٰہی کتاب کو یہ حق کیوں حاصل نہیں۔ کہ وہ ظالموں فاسقوں اور ناہنجاروں کے متعلق یہ کہدے کہ وہ ہلاک اور تباہ ہونے والے ہیں۔ اعتراض تب ہوتا جب مضل یعنی گمراہ کرنے والا خدا تعالےٰ ہوتا۔ مگر خدا تعالےٰ نے تو بار بار قرآن مجید میں فرمادیا ہے۔ کہ گمراہ کرنے والے شیاطین ہیں نہ خدا۔ چنانچہ ایک جگہ فرمایا اضل فرعون قومہ۔ فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا۔ ایک جگہ فرمایا اضلھم السامری۔ سامری نے انہیں گمراہ کر دیا ایک جگہ شیطان کے متعلق فرمایا کہ انہ عدوٌ مضلٌ مبین۔ یعنے وہ گمراہ کرنے والا کھلا دشمن ہے۔ پس جب قرآن مجید میں ہی خدا تعالےٰ نے یہ بتادیا ہے کہ مضل اور وجود ہیں۔ تو خدا تعالےٰ کی طرف گمراہی کا فعل منسوب کرنا کسی صورت میں درست نہیں ہو سکتا۔

درحقیقت ضلال کے کئی معانی ہیں۔ جن میں سے ایک۔ ہلاکت کے بھی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وقالوا ءاذا ضللنا فی الارض ءانا لفی خلقٍ جدید۔ یعنے کفار کہتے ہیں۔ کہ جب ہم زمین میں ہلاک ہو کر نابود ہو جائیں گے۔ تو کیا پھر بھی ہمیں نئی پیدائش ملے گی۔ اس آئت میں اللہ تعالےٰ نے ضلال کا لفظ ہلاکت کے معنوں میں استعمال کیا ہے۔ اس لحاظ سے یضل بہ کثیراً کے یہ معنے ہوئے کہ قرآن مجید کے ذریعہ اللہ تعالےٰ بہت لوگوں کو ہلاک کرتا ہے۔ یعنے وہ قرآن مجید کے مقابلہ میں کھڑے ہوتے اور اس کی قہری تجلی کا نشانہ بن جاتے ہیں۔ پھر اگر یضل کے معنے گمراہ کرنے کے ہی لئے جائیں تو پھر بھی کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ گمراہ کرنا ایک نتیجہ ہے۔ اور یہ نتیجہ ضلال یعنے گمراہی کا ہے۔ اور ضلال انہی انسانی طاقتوں سے پیدا ہوتا ہے۔ جو خود انسان کے اپنے تابع ہیں۔ پس اس صورت میں بھی خدا تعالےٰ کی ذات پر کسی قسم کا اعتراض واقع نہیں ہو سکتا۔

درحقیقت اس آئت میں اللہ تعالےٰ نے یہ امر بیان فرمایا ہے۔ کہ فاسق ہمیشہ ہلاک ہوا کرتے ہیں۔ اور فاسق کا لفظ قرآن کریم نے تین معنوں میں استعمال کیا ہے۔ اول کافر کے معنوں میں جیسا کہ فرماتا ہے۔ افمن کان مومناً کمن کان فاسقاً دوسرے بدکار کے معنوں میں جیسے فرمایا فمن فرض فیھن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج تیسرے خلافت کے منکر کے معنوں میں جیسا کہ فرمایا ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون لغت میں بھی لکھا ہے الفسوق الخروج عن الدین یعنے فسوق دین سے خروج کرنے کا نام ہے اسی لئے عربی زبان میں چوہے کو فویسقہ کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ ضرر پہنچانے کے لئے خروج کرتا ہے۔ غرض اس آئت میں بتایا گیا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ انسان کو بلا وجہ گمراہ نہیں کرتا۔ بلکہ جسقدر انسان فسق کرتا ہے۔ اسی قدر گمراہی میں ترقی کرتا جاتا ہے اور آخر اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے اس پر گمراہ کا لفظ اطلاق پاجاتا ہے۔ اور چونکہ تمام افعال کے نتائج اللہ تعالےٰ ہی ظاہر کرتا ہے۔ اس لئے گمراہ کرنے کا فعل خدا تعالےٰ کی طرف منسوب کیا گیا۔ ورنہ یہ مطلب نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نعوذ باللہ گمراہ کرتا ہے۔

اس آئت میں بھی اللہ تعالےٰ فاسق کی تشریح کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ الذین ینقضون عھد اللہ من بعد میثاقہ ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون فی الارض اولٰئک ھم الخاسرون۔ یعنے فاسق میں تین باتیں پائی جاتی ہیں۔ اول نقض عھد اللہ۔ یعنے وہ شریعت کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ دوسرے واصل باللہ یعنی اللہ تعالےٰ کے ماموروں سے علیحدگی اور ان کی مخالفت کرتا ہے۔ تیسرے فساد فی الارض زمین میں فساد کرتا ہے۔ فرماتا ہے۔ یہی لوگ ہیں جو خاسر ہیں یعنی نقصان اٹھانے والے اور ہلاک ہونے والے۔

پس خدا تعالےٰ لوگوں کو گمراہ نہیں کرتا بلکہ انسان پہلے خود فاسق بنتا اور اللہ تعالےٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرتا۔ اور بدکاریوں میں مبتلا ہوتا اس کے ماموروں سے قطع تعلق کرتا۔ زمین میں فساد کرتا اور خلافت سے منقطع ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ جوں جوں گمراہی کے میدان میں قدم بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہر بدی کا ایک نقصان۔ ہر گمراہی کا ایک نتیجہ اور ہر ہلاکت کا ایک نقطہ اس کے دل پر لگتا جاتا ہے۔ اور چونکہ نتائج سب خدا تعالےٰ کی طرف سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اس لئے فرمایا یضل بہ کثیراً۔ خدا تعالےٰ اس قرآن کے ذریعہ بہت لوگوں پر گمراہی کا اطلاق کر دیتا ہے۔ یعنے چونکہ وہ گمراہی میں بڑھتے جاتے ہیں۔ اس لئے گمراہی کا جو نتیجہ ہے وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ جیسے اگر کوئی شخص سنکھیا کھائے تو ضروری ہے کہ اس کا نتیجہ یعنی موت خدا تعالےٰ کی طرف سے اس کے لئے ظاہر ہو۔ مگر نہیں کہا جائے گا۔ کہ خدا نے اسے مارا۔ بلکہ وہ خود اپنے فعل کے نتیجہ میں مرا۔ ہاں موت خدا تعالےٰ کی طرف سے اس پر آئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح جب کوئی گمراہ ہوتا ہے۔ تو اپنے افعال کی وجہ سے ہوتا ہے۔ہاں گمراہی کا نتیجہ یعنی ہلاکت عذاب خسران تباہی۔ اور نامرادی چونکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا انتساب خدا تعالےٰ کی طرف کر دیا گیا اور یضل بہٖ کثیراً کے الفاظ استعمال کر دیئے گئے۔ ورنہ یہ مطلب نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نعوذ باللہ لوگوں کو خود گمراہ کرتا ہے:۔

غرض قرآن کریم کی یہ آیت اپنے مفہوم کے لحاظ سے بالکل ظاہر و باہر ہے۔ اور اس پر کسی قسم کا اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ مگر چونکہ عیسائی یہ اعتراض کرتے وقت اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دیکھتے۔ اس لئے بائیبل سے بعض ایسے فقرات پیش کئے جاتے ہیں۔ جن پر بعینہٖ وہی اعتراض عائد ہوتا ہے۔ جو وہ اپنی ناسمجھی سے قرآن مجید پر کرتے ہیں۔ لکھا ہے:۔

۱۔ ” خداوند نے موسےٰ کو کہا کہ جب تو مصر میں داخل ہو۔ تو دیکھ سب معجزے جو میں نے تیرے ہاتھ میں رکھے ہیں۔ فرعون کے آگے دکھلا۔ **لیکن میں اس کے دل کو سخت کروں گا۔** کہ وہ ان لوگوں کو جانے نہ دے گا“ (خروج ۴/۲۱)

۲۔ ” تیرا بھائی ہارون فرعون سے کہے گا۔ کہ بنی اسرائیل کو اپنے ملک سے جانے دے۔ **اور میں فرعون کے دل کو سخت کروں گا۔** اور اپنی نشانیوں اور عجائب کو ملک مصر میں زیادہ کروں گا“ (خروج ۷/۳)

۳۔ ” مصر کے جادوگروں نے بھی اپنے جادوؤں سے ایسا ہی کیا کہ ان میں سے ہر ایک نے اپنا اپنا عصا پھینکا۔ اور وہ سانپ ہو گیا۔ لیکن ہارون کا عصا اُن کے عصاؤں کو نگل گیا۔ **اور اس نے فرعون کے دل کو سخت کر دیا۔** کہ اس نے ان کی جیسا خداوند نے کہا تھا۔ نہ سنی“

(خروج ۷/۱۲ و ۱۳)

غور فرمائیں۔ فرعون کا اس میں کونسا قصور تھا۔ جبکہ خدا نے آپ ہی اس کے دل کو سخت کر دیا۔ اور ہدایت سے اسے بایں وجہ محروم رکھا۔

اسی طرح لکھا ہے:۔

۴۔ ” حسبون کے بادشاہ سیحون نے ہم کو اپنے یہاں سے گزرنے نہ دیا۔ کیونکہ خداوند تیرے خدا نے **اس کا مزاج کڑا کر دیا۔ اور اس کے دل کو سخت** تاکہ اُسے تیرے ہاتھ میں دے۔ جیسا آج ہے“

(استثنا ۲/۳۰)

۵۔ ” خدا نے ابی ملک اور سکم کے لوگوں کے درمیان **ایک بد روح** کو بھیجا۔ اور اہل سکم نے ابی ملک سے دغا بازی کی“ (قاضیون ۹/۲۳)

۶۔ ” دیکھ۔ خداوند نے **ان سب نبیوں کے مونہہ میں جھوٹی روح ڈالی ہے۔** اور خداوند ہی نے تیری بابت بُری خبر دی ہے“

(۱۔ سلاطین ۲۲/۲۳)

۷۔ حضرت ایوب خدا سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں:۔

” کون ہے۔ جو مجھ سے ہاتھ ملائے **کیونکہ تو نے اُن کے دلوں سے دانش کو چھپایا**“ (ایوب ۱۷/۴)

۸۔ اسی طرح لکھا ہے:۔

” **خدا نے اس کو دانش سے محروم کیا ہے۔ اس نے اُسے شعور نہیں بخشا**“ (ایوب ۳۹/۱۷)

۹۔ ” خداوند نے ہر ایک چیز اپنے لئے بنائی۔ **ہاں شریروں کو بھی اس نے بُرے دن کے لئے بنایا ہے**“ (امثال ۱۶/۴)

۱۰۔ ” خداوند نے **ایک کج رو روح** اُن کے درمیان ڈھالی ہے۔ اور انہوں نے مصریوں کو اُن کے سب کاموں میں اُس متوالے کی طرح بھٹکایا جو قے کرتے ہوئے ڈگمگاتا ہے“

(یسعیاہ ۱۹/۱۴)

۱۱۔ ” **خداوند نے تم پر اونگھنے والی روح کو ڈھالا ہے۔** اور تمہاری آنکھیں جو کہ نبی ہیں۔ موندی ہیں۔ اور تمہارے سرداروں پر جو کہ غیب بین ہیں۔ **حجاب ڈالا**“

(یسعیاہ ۲۹/۱۰)

۱۲۔ خداوند فرماتا ہے:۔

” دیکھ میں نے لوہار کو پیدا کیا۔ جو کوئلے آگ میں ڈال کر پھونکتا ہے۔ اور اپنے کام کے لئے ہتھیار نکالتا ہے۔ **اور غارت گر کو خراب کرنے کے لئے بھی پیدا کیا**“

(یسعیاہ ۵۴/۱۶)

۱۳۔ ” **اے خداوند کیوں تو نے ہمیں اپنی راہوں سے گمراہ کیا۔ کیوں تو نے ہمارے دل کو سخت کیا۔ کہ تجھ سے نہ ڈریں**“

(یسعیاہ ۶۳/۱۷)

۱۴۔ خداوند یوں کہتا ہے۔ دیکھو میں اس سرزمین کے سارے رہنے والوں کو۔ ہاں ان بادشاہوں کو جو داؤد کے تخت پر بیٹھے۔ اور کاہنوں اور نبیوں۔ اور یروسلم کے سارے باشندوں کو **مستی سے لبالب کروں گا**“ (یرمیاہ ۱۳/۱۴)

۱۵۔ خداوند فرماتا ہے:۔

” **میں نے انہیں وہ سنتیں دیں۔ جو بھلی نہ تھیں۔ اور وہ عدالتیں جن سے وہ جیتے نہ رہیں۔** اور میں نے انہیں انہی کے ہدیوں سے کہ وہ سب پلوٹھوں کو لاتے تھے۔ کہ آگ میں سے گزر جائیں ناپاک کیا۔ **تاکہ میں انہیں خراب کروں**“ حزقی ایل ۲۰/۲۵ و ۲۶)

۱۶۔ ” اس (خدا) نے ان کی آنکھوں کو اندھا۔ اور ان کے دل کو سخت کر دیا۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ آنکھوں سے دیکھیں۔ اور دل سے سمجھیں۔ اور رجوع کریں“ (یوحنا ۱۲/۴۰)

۱۷۔ ” وہ (خدا) جس پر چاہتا ہے۔ رحم کرتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے اُسے سخت کر دیتا ہے“

(رومیوں ۹/۱۸)

۱۸۔ ” اگر ہماری خوشخبری پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ تو ہلاک ہونے والوں ہی کے واسطے پڑا ہے۔ یعنی ان بے ایمانوں کے واسطے **جن کی عقلوں کو اس جہان کے خدا نے اندھا کر دیا ہے**۔ تاکہ مسیح جو خدا کی صورت ہے۔ اس کے جلال کی خوشخبری کی روشنی اُن پر نہ پڑے“

(۲۔ کرنتھیون ۴/۴)

۱۹ ” **خدا اُن کے پاس گمراہ کرنے والی تاثیر بھیجے گا۔** تاکہ وہ جھوٹ کو سچ جانیں۔ اور جتنے لوگ حق کا یقین نہیں کرتے۔ بلکہ ناراستی کو پسند کرتے ہیں۔ وہ سب سزا پائیں“

(۲۔ تھسلنیکیون ۲/۱۱)

اگر عیسائی قرآن مجید پر اعتراض کرنے میں حق بجانب ہیں۔ تو وہ بتائیں کہ کیا یہی اعتراض ان کی بائیبل پر عائد نہیں ہوتا؟ اگر ہوتا ہے۔ تو پھر اُن کو کیا حق ہے۔ کہ وہ قرآن مجید پر اعتراض کریں۔ کیا انہیں اپنے ”یسوع مسیح“ کی یہ نصیحت یاد نہیں۔ کہ

” عیب جوئی نہ کرو۔ کہ تمہاری بھی عیب جوئی نہ کی جائے۔ کیونکہ جس طرح تم عیب جوئی کرتے ہو۔ اسی طرح تمہاری بھی عیب جوئی کی جائے گی اور جس پیمانے سے تم ناپتے ہو۔ اسی سے تمہارے واسطے ناپا جائے گا۔ تو کیوں اپنے بھائی کی آنکھ کے تنکے کو دیکھتا ہے۔ اور اپنی آنکھ کے شہتیر پر غور نہیں کرتا۔ اور جب تیری ہی آنکھ میں شہتیر ہے۔ تو تو اپنے بھائی سے کیونکر کہہ سکتا ہے۔ کہ لا تیری آنکھ میں سے تنکا نکال دوں۔ اے ریاکار پہلے اپنی آنکھ میں سے تو شہتیر نکال۔ پھر اپنے بھائی کی آنکھ میں سے تنکے کو اچھی طرح دیکھ کر نکال سکیگا“

اگر حضرت مسیح علیہ السلام کی اس نصیحت پر عیسائی لوگ عمل کرتے۔ اور اپنی آنکھ کے شہتیر کو نظر انداز کرتے ہوئے دوسرے کی آنکھ کے فرضی تنکے کے پیچھے نہ دوڑ پڑتے۔ تو اسلام کے مقابلہ میں انہیں یہ شکست نہ دیکھنی پڑتی۔ اور علمی میدان میں ان کی ذلت و رسوائی لوگوں پر ظاہر نہ ہوتی۔ مگر چونکہ انہوں نے رعونت اور تکبر سے کام لیتے ہوئے بغیر سوچے سمجھے اسلام پر اعتراض کر دیا۔ اس لئے خدا نے ان کی علمیت کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موسمی تغیرات کے سبق آموز نتائج

پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنیکے دن

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اگر ہم تحت الثرےٰ سے لے کر فضائے عالم کی بلندیوں تک قوت متخیلہ کے برق رفتار طائر کو اڑائیں تو اسے مادی اور ہوائی تعمقات میں سے شاید ہی کسی ایسے خطہ میں سے گزرنے کا اتفاق ہو۔ جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر مہر ثبت کرنے کی خدمت میں حصہ نہ لیا ہو۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمام طبقات الارض۔ بحر ذخار۔ ہوا۔ آسمانی مادے سب کے سب حسب سابق اب بھی اس خدمت میں مصروف ہیں۔ بارہا زمین نے اور بارہا آسمان نے گزشتہ ایام میں عصر حاضرہ کے مامور کی خدمت کی سعادت حاصل کی۔ اور آئندہ بھی وہ ایسا ہی کرتے رہیں گے۔ کیونکہ تغیرات ارضی و سماوی کی غرض یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت لوگوں پر ظاہر کریں ؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا پتہ سورج اور چاند نے غیر معمولی گرہن سے دیا۔ تارے آسمان سے گرے۔ زمین اپنی بنیادوں سے ہلی۔ زیر و زبر ہوئی اور اپنا سینہ برہنہ کرکے مخلوق خدا کے سامنے پیش کیا۔ فضائی تغیرات عمل میں آئے۔ برقی اور بے تار برقی ایجادیں ظہور پذیر ہوئیں۔ ہوائی مستقر تعمیر ہوئے۔ ہوائی شاہرائیں قائم کی گئیں۔ پہاڑوں کی برف پانی بنی۔ پانی ہوا۔ ہوا متحرک ہو کر اٹھی۔ پہاڑوں سے ٹکراتی ہوئی سرد منجمد طبقہ میں پہونچی۔ جہاں پہونچ کر اولے بنے یا پانی کے قطرے اور پھر زمین پر برسے۔ باد و باراں کے طوفان۔ آتشی اور برقی کارفرمائیاں سب کی سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر شاہد ہیں۔ اسی لئے حضور فرماتے ہیں ؎

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

غرضیکہ گوناگوں ذرائع سے کائنات کی بے زبان اور بے جان مخلوق ذی عقل و ہوش انسانوں کی ہدایت کے سامان پیدا کر رہی ہے۔ مگر وہ لوگ کیسے بدقسمت واقع ہوئے ہیں۔ جو ان نشانات کو دیکھتے ہوئے بھی اپنی اصلاح اور خیر کی طرف توجہ نہیں کرتے ؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشانات اپنی اپنی جگہ ایک دوسرے سے بڑھ کر ممتاز اور مناسب ہیں لیکن حضور کا ایک نشان نہایت ہی عظیم الشان معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ ایسا فضائی تغیر عمل میں آیا ہے جس کا پتہ پہلے زمانوں میں نہیں ملتا۔ اور وہ تغیر وہی ہے۔ جو اس مضمون کی سرخی ہے۔ یعنی ؎

"پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنیکے دن"

پہلے موسم بہار شروع ہونے کے بعد حدت شروع ہو جاتی۔ لیکن اب یہ دستور ہو گیا ہے۔ کہ موسم بہار میں چند دفعہ ایسی سخت سردی پڑتی ہے۔ جو ماہ دسمبر اور جنوری سے مخصوص سمجھی جاتی تھی۔ گویا فروری اور مارچ میں جنوری اور دسمبر کا رنگ نظر آجاتا ہے۔

یہ تغیر جو مسلسل کئی سال سے رونما ہو رہا ہے۔ کوئی معمولی تغیر نہیں۔ اگر دنیا نے اس کی اہمیت کو محسوس نہ کیا تو نہ صرف روحانی لحاظ سے بلکہ دنیوی لحاظ سے بھی سخت نقصان اٹھائے گی۔ اور اٹھائے گی کیا اٹھا رہی ہے۔ فروری اور مارچ میں غیر معمولی سردی نتیجہ ہوتی ہے شدت کی بارش اور اولوں کا۔ اور ادھر ان مہینوں میں فصلیں اس حالت میں ہوتی ہیں۔ کہ زور کی بارش اور اولے ان کے لئے سخت مضر ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ فصلوں کو بے حد نقصان پہونچ جاتا ہے۔ علاقے کے علاقے تباہ ہو جاتے ہیں اور گرانی بڑھ جاتی ہے۔ اگر گزشتہ سالوں کے متعلق کسی کی یاد حالات کو محفوظ نہ رکھ سکی ہو۔ تو سال رواں کے بالکل تازہ واقعات دیکھ لئے جائیں۔ پنجاب کے کئی اضلاع میں اولوں کی وجہ سے فصلیں بالکل تباہ ہو گئی ہیں۔ اس مصیبت سے بچنے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ فصل ربیع کے بونے اور کاٹنے کے زمانہ میں تغیر کر دیا جائے۔ موجودہ مقررہ ایام سے کچھ عرصہ بعد بوئیں اور کچھ عرصہ بعد کاٹیں۔ کیونکہ موسم پر اناج بونے اور کاٹنے کا انحصار ہے۔ اور موسم کے بدل جانے کے بعد اناج کے بوئے جانے اور کاٹے جانے کے زمانہ کا بدل جانا بھی لازمی ہے۔ میرے خیال میں بجائے اس کے کہ کسان اپنی پکی ہوئی فصلوں کی تباہی برداشت کرتے چلے جائیں۔ انہیں اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور صحیح معنوں میں اس طرف توجہ اسی وقت ہو سکتی ہے۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایمان لا کر یہ تسلیم کر لیں۔ کہ موسموں کے نظام میں تغیر آچکا ہے ؛

خاکسار امیر عالم بی۔ اے پٹیالوی

حضور شہنشاہ معظم کی رسم تاجپوشی سے متعلق

تمغہ جات کی فروخت

صاحب ہائی کمشنر ہند نے حکومت ہند کو مطلع کیا ہے۔ کہ سلور جوبلی کے یادگاری تمغہ کی طرح حضور شہنشاہ معظم کی رسم تاجپوشی کی یاد میں شاہی ٹکسال لنڈن نے ایک تمغہ جاری کرنے کا انتظام کیا ہے۔ اس تمغہ کے ایک رخ پر ہز میجسٹی ملک معظم اور دوسرے رخ پر ہر میجسٹی ملکہ معظمہ کی تصاویر موزون روایات کے ساتھ منقوش ہوں گی۔ یہ تمغہ بلحاظ حجم دو طرح کا ہوگا۔ بڑے تمغہ کا قطر ۲½ انچ ہوگا۔ اور بڑھیا چاندی میں ڈھالا جائے گا۔ عوام اسے چمڑے کے کیس میں ۱۵ روپے فی تمغہ کے حساب سے حاصل کر سکیں گے۔ چھوٹے تمغہ کا قطر ۱½ انچ ہوگا۔ اور چاندی اور برنج میں ڈھالا جائے گا۔ اور عوام کو گتہ کے کیس میں نقرئی تمغہ دو روپیہ میں اور برنجی تمغہ ایک روپیہ میں مل سکے گا۔ انتظام کیا گیا ہے کہ بڑے حجم کے تمغے شاہی ٹکسال سے بنے بنائے کلکتہ کی ٹکسال کو بہم پہونچا دیئے جائیں۔ اور چھوٹے حجم کے تمغوں کو ہندوستان میں کلکتہ کی ٹکسال میں ڈھالا جائے ؛

جہاں تک ان ہر دو تمغوں کو ہندوستان میں برائے فروخت تقسیم کرنے کے طریقہ کا تعلق ہے۔ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اس کے لئے وہی طریق کار اختیار کیا جائے۔ جو سلور جوبلی میڈل کے بارہ میں اختیار کیا گیا تھا۔ لہذا ضروری ہے۔ کہ انفرادی خریدار یا تاجر لوگ اپنی فرمائشیں براہ راست ماسٹر آف دی منٹ کلکتہ کے نام ارسال کریں۔ جو خریداروں کو تمغے بذریعہ وی پی براہ راست بھیجدے گا۔ کلکتہ کی ٹکسال پر خوردہ فروشی کی شرح قیمت انفرادی گاہکوں کی صورت میں بڑے تمغہ کے لئے مبلغ ۱۵ روپے اور چھوٹے چاندی کے تمغہ کے لئے دو روپیہ اور چھوٹے برنج کے تمغہ کے لئے ایک روپیہ ہوگی۔ جس میں پیکنگ کا خرچ شامل ہے۔ لیکن ڈاک کا خرچ اس کے علاوہ ہوگا۔ تھوک مال کی فرمائشوں پر تاجرانہ کٹوتی دی جائے گی۔ جس کی تفصیلات ماسٹر آف دی منٹ کلکتہ سے دریافت کی جا سکتی ہیں۔ کلکتہ کی ٹکسال کو فرمائشوں کی تکمیل کے قابل بنانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ تمغوں کے لئے فرمائشیں حتی الامکان جلد بھیج دینی چاہئیں ؛

نیز تاجپوشی کے یادگاری تمغہ کا نمونہ جو سونے میں ڈھالا جائے گا۔ عوام کو چمڑے کے کیس میں بڑے تمغہ کی صورت میں ۵۰ گنی اور چھوٹے تمغہ کی صورت میں ۱۲ گنی کی قیمت

165
Digitized by Khilafat Library Rabwah

جھنگ مگھیانہ میں مسئلہ تناسخ پر آریوں سے مناظرہ

تناسخ کے خلاف مضبوط دلائل

۱۹-۲۰ اپریل کی درمیانی شب کو آریہ سماج جھنگ مگھیانہ کے چیلنج پر میونسپل کمیٹی جھنگ مگھیانہ کے باغ کے وسیع پلاٹ میں آریہ سماج اور جماعت احمدیہ کے درمیان مسئلہ تناسخ پر ایک مناظرہ ہوا۔ ہماری طرف سے جناب قاضی محمد نذیر صاحب منشی فاضل و مولوی فاضل امیر جماعت احمدیہ لائل پور اور آریہ سماج کی طرف سے پنڈت چرنجی لال صاحب پریم مناظر تھے۔ مناظرہ ۹½ بجے شب سے ۱۲½ بجے شب تک بڑے امن اور اطمینان سے جاری رہا۔ چار پانچ ہزار کے درمیان ہندو مسلمان اور سکھ اصحاب جمع تھے۔

مہاشہ چرنجی لال صاحب پریم نے تناسخ کے ثبوت میں یہ دلیل پیش کی۔ کہ چونکہ دنیا میں اختلاف ہے۔ بعض جنم سے لولے لنگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ اور بعض صحیح القویٰ بعض امیر ہیں تو بعض غریب۔ بعض راجہ ہیں اور بعض رعیت یہ اختلاف پچھلے جنم کے کرموں کا ہی نتیجہ ہے۔ ورنہ پرمیشور پر بے انصافی کا الزام عائد ہوتا ہے۔ اس کی تردید میں ہمارے مناظر نے ۲۵ نہایت وزنی مطالبات پنڈت صاحب کے آگے رکھے۔ مگر پنڈت صاحب کسی ایک دلیل کی بھی تردید نہ کر سکے

جب احمدی مناظر نے کہا۔ کہ چونکہ آریہ سماج کے عقیدہ کے رو سے تمام حیوانات اور نباتات سابقہ جنم کے اعمال کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے تمام دنیا کے افراد اگر نیک ہو جائیں تو انسان کو نہ پہننے کے لئے کپڑا ملیگا۔ نہ کھانے کے لئے سبزی وغیرہ اور نہ پینے کے لئے گائے بھینس وغیرہ کا دودھ۔ تو اس پر پنڈت جی کہنے لگے۔ اگر ہمیں آلو گوبھی نہ ملی تو ہم گاجریں کھالیں گے۔ اور اگر گائے بھینس کا دودھ نہ ملا تو اونٹنی کا پی لیں گے۔ اور اگر اونٹنی کا بھی نہ ملا تو گدھی کا پی لیں گے۔ اس پر حاضرین مجلس بے اختیار ہنس پڑے کہ سوال کچھ ہے۔ اور پنڈت صاحب جواب کیا دے رہے ہیں

علاوہ ازیں احمدی مناظر نے کہا کہ پنڈت صاحب اگر یہ اختلاف پچھلے اعمال کا نتیجہ ہے۔ تو پرمیشور کو کارخانہ عالم کے چلانے کیلئے انسانوں کے گناہوں کا محتاج ماننا پڑتا ہے اور دنیا کے کارخانہ کی بنیاد گناہ پر تسلیم کرنا پڑتی ہے۔ پنڈت صاحب آخر تک اس بات کا کوئی جواب نہ دے سکے۔

نیز احمدی مناظر نے کہا۔ اگر یہ اختلاف سابقہ جنم کے اعمال پر دلیل ہے تو بتایا جائے کہ روح مادہ اور پرمیشور میں جو اختلاف ہے۔ اسے کیوں سابقہ جنم کے اعمال کی دلیل نہ سمجھا جائے۔ اگر یہ اختلاف سابقہ جنم کے اعمال کا نتیجہ نہیں۔ تو جب آپ روحوں کو بھی مادہ اور ایشور کی طرح غیر مخلوق مانتے ہیں۔ اور پھر ان میں اختلاف بھی تسلیم کرتے ہیں۔ تو کیوں نہ یہ تسلیم کر لیا جائے کہ ارواح کی صفات میں ہی اختلاف تھا۔ اور اس اختلاف کیوجہ سے پرمیشور نے مختلف اشیاء پیدا کر دیں۔ اس کا بھی پنڈت صاحب آخر تک کوئی جواب نہ دے سکے۔ پنڈت جی نے دوران مباحثہ میں تنگ آ کر کہدیا۔ کہ میں انسان کے علاوہ جو جسم ہیں ان کو سزا نہیں مانتا۔ بلکہ وہ مختلف سکول ہیں۔ اس پر احمدی مناظر نے کہا۔ ان سکولوں کی آپ نے خوب کہی۔ ایک انسان جب انسانی جنم میں کمزوری دکھائے۔ تو اگلے جنم میں مثلاً وہ گدھا بنا دیا جاتا ہے۔ یہ گدھے کا جسم اس کے لئے اچھا سکول ہے۔ جس میں وہ پہلے انسانی حواس کو بھی کھو بیٹھتا ہے۔ اور اس سکول میں دولتیاں جھاڑنے کا سبق سیکھنے لگ جاتا ہے۔ اصلاحی سزا کا مقصد تو یہ ہوتا ہے۔ کہ انسان کی خفتہ قوتوں کو بیدار کیا جائے۔ مگر آریہ سماج کا پرمیشور ایسے اصلاحی سکولوں میں گنہگاروں کو داخل کرتا ہے۔ کہ جہاں ان کی پہلی انسانی قوتیں بھی مر جاتی ہیں۔ پھر احمدی مناظر نے کہا کہ اگر تناسخ کو درست مان لیا جائے۔ تو انسان کو پرمیشور سے غالب ماننا پڑتا ہے کہ وہ انسان کو مثلاً بھیڑ یا بکری کی جون میں بھیجتا ہے۔ اور گوشت خور اسے ذبح کر کے خدا کے ارادے کو پورا نہیں ہونے دیتے۔ گویا خدا عدالت ماتحت ہے اور گوشت خور انسان عدالت اعلےٰ۔ کہ پرمیشور جسے سزا دیکر بھیجتا ہے۔ اور وہ اسے آزاد کر دیتے ہیں۔ اس سے لازم آتا ہے کہ انسان پرمیشور سے غالب ہے۔ اس کے جواب میں پنڈت صاحب ایک لفظ تک نہ کہہ سکے۔

پھر احمدی مناظر نے کہا۔ کہ پنڈت جی آپکے مذہب کے رو سے شروع دنیا میں جب چار انسانوں کے اعمال ویدوں کا گیان حاصل کرنے کے قابل ہوں۔ ان کو چار وید دئے جاتے ہیں۔ لیکن اگر حسن اتفاق سے شروع دنیا میں ایسے انسان مثلاً دس ہوں تو چھ بیل ویدوں کے الہام ملنے سے محروم رہینگے۔ کیا یہ خلاف انصاف نہ ہوگا۔ پھر اگر ایک آدمی بھی ایسے اعمال والا نہ ہو کہ اسے الہام ہو تو کیا پرمیشور دنیا کو وید کے گیان سے محروم رکھیگا۔ پنڈت صاحب آخر تک اس کا کوئی معقول جواب نہ دے سکے۔

احمدی مناظر نے یہ بھی پوچھا۔ سوامی دیانند جی کی تعلیم کے مطابق شروع دنیا میں جن لوگوں کے اعمال ایسے ہوتے ہیں کہ بغیر مواصلت (میاں بیوی کے تعلق) کے پیدا ہوں۔ وہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ لہذا اگر ایسا اتفاق ہو جائے کہ کسی دنیا کے ابتدا میں کوئی آدمی ایسے اعمال والا نہ ہو۔ کہ وہ بغیر مواصلت کے پیدا ہو۔ تو آریہ سماجی عقیدہ کے رو سے لازم آتا ہے کہ پرمیشور دنیا کو پیدا نہ کر سکیگا کیونکہ بلا سابقہ جنم کے اعمال کے وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتا۔ اور انسانی جنم میں آنا سابقہ جنم کے کرموں کے نتیجہ میں ہوتا ہے۔ اس سوال کے جواب میں آخر تک پنڈت صاحب ایک لفظ بھی نہ کہہ سکے

احمدی مناظر نے ستیارتھ پرکاش کے حوالے سے ثابت کیا اچھی اولاد اور بد اولاد کا پیدا ہونا ماں باپ کی احتیاط اور عدم احتیاط پر موقوف ہے۔ پچھلے کرموں کے نتیجہ نہیں۔ نیز آپ نے کہا۔ کہ راجہ رعیت ہونا یا امیر و غریب ہونا سابقہ جنم کے اعمال کا نتیجہ ہے۔ تو پھر ماننا پڑیگا۔ کہ سوامی دیانند جی نے پچھلے جنم میں برے کرم کئے تھے۔ کہ انہوں نے راجہ کے ہاں جنم نہ لیا۔ اور بادشاہ انگلستان نے کسی پچھلے جنم میں سوامی جی سے بہت اچھے کرم کئے تھے۔ کہ وہ بادشاہ بنائے گئے اس سے ظاہر ہے کہ تناسخ کے عقیدہ ماننے سے مذہبی ریفارمروں کی سخت ہتک ہوتی ہے۔ اس پر پنڈت جی نے مجبور ہو کر اعتراف کیا کہ ہاں سوامی جی نے پچھلے جنم میں واقعی ایسے نیک اعمال نہ کئے تھے کہ وہ بادشاہ بنائے جاتے۔

پھر احمدی مناظر نے کہا کہ اگر راجہ رعیت بننا سابقہ اعمال کا نتیجہ ہے تو آریہ سماجی دوستوں کو سوراج کے لئے کوئی کوشش نہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اگر ان کے سابقہ اعمال اچھے ہونگے تو حکومت خود بخود مل جائیگی اور اگر سابقہ اعمال اچھے نہیں تو لاکھ سر پٹکیں تناسخ کو مان کر آپ لوگ حکومت نہیں پا سکتے۔

غرضکہ اس طرح کی ۲۵ باتیں احمدی مناظر نے تناسخ کی تردید میں پیش کیں۔ خدا کے فضل سے یہ مناظرہ جھنگ مگھیانہ کی تاریخ میں ایک شاندار تاریخی مناظرہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

مناظرہ کے آخر پر مسلمانوں نے احمدی مبلغ کو مبارکباد دی اور ان کے نعرہ تکبیر سے تمام فضا گونج اٹھی۔ تعلیم یافتہ ہندو پبلک نے بھی پنڈت صاحب کی کمزوری کو محسوس کیا۔

[illegible] سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ جھنگ مگھیانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احرار کانفرنس لکھنؤ میں جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کی شرمناک بدزبانی

صدر کانفرنس کی صریح کذب بیانیوں کے متعلق کھلا چیلنج

احرار کی اصلیت جب اہل پنجاب پر آشکارا ہوگئی۔ اور مسجد شہید گنج نے ان کی غداری اور زر پرستی کی حقیقت عریاں کردی تو چار و ناچار اپنی شکم پروری کے لئے انہیں ایک ہی راستہ نظر آیا۔ جسے اختیار کرکے وہ اپنے دام تزویر میں عامۃ المسلمین کے بے خبر افراد کو پھنسا سکتے تھے اور وہ راستہ صوبجات متحدہ کا تھا۔ مگر اس علاقہ میں لکھنؤ کا انتخاب اپنی عیاریوں کے لئے انہوں نے کیوں کیا؟ اس لئے کہ مدح صحابہؓ کا قضیہ ان کی پشت پناہ بن گیا۔ اور احرار نے خواہ مخواہ اپنی ٹانگ اس میں اڑا دی حالانکہ حقیقتاً جیسے ان کو مسجد شہید گنج سے سوائے پیسے بٹورنے کے کوئی غرض نہ تھی ویسے ہی مدح صحابہؓ سے بھی اُن کو دور کا بھی لگاؤ سوائے اپنے ہی شکم اور طمع کے دامن کو پُر کرنے کے اور کچھ نہ تھا۔

احرار جھوٹا پروپیگنڈہ کرنے میں جیسے مشاق ہیں۔ اسی نہج پر لکھنؤ میں ایک شور قیامت برپا کر دیا۔ کہ فرزندان توحید سُرخپوش لاکھوں کی تعداد میں جمع ہوں گے۔ قضیہ مدح صحابہؓ کو حسب خواہ طے کرا دیں گے۔ نئے قانون کو منسوخ کرا دیں گے۔ اور نام نہاد فاتحین قادیان قادیانیت کی دھجیاں بکھیر دیں گے وغیرہ وغیرہ سارا سارا دن شہر لکھنؤ کی گلی کوچوں اور عام شاہراہوں میں ڈھنڈورا پیٹتے اور گلے پھاڑ کر اعلان کرتے پھرتے۔ جب کئی دن کوشش کرنے کے بعد مقصد حل ہوتا نظر نہ آیا تو اپنا سُرخپوش والنٹیر "بینڈ" بلوایا اور بگل اور ڈھول کی آواز سے عوام کو مائل کرنا [illegible] بنایا۔ استقبالیہ کمیٹی تجویز ہوئی۔ والنٹیر بھرتی کئے گئے۔ شہر کے مختلف محلوں اور پارکوں میں قریباً ہر رات جلسے کئے گئے۔ عطاء اللہ صاحب بخاری اور دیگر احرار نے لوگوں کی خوشامدیں کیں کہ باہر سے آنے والے احرار مہمانوں کی اب تو مہمان نوازی کرنی پڑیگی۔ دیکھنا لکھنؤ کا نام بدنام نہ ہونے پائے اور روپیہ فراہم کیا جائے۔

چونکہ عوام الناس کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے ان کے پاس کوئی چیز نہ تھی۔ اسلئے اپنے سُرخ پوش احراری والنٹیروں کا ڈھول بگل اور ڈھنڈورا لے کر احمدیوں کے دار التبلیغ و دار المطالعہ لکھنؤ اور احمدیوں کی دکانوں کے عین سامنے کھڑے ہوکر احراری انداز میں انتہائی اشتعال انگیز ہتک آمیز اور حیا سوز سوقیانہ الفاظ میں احمدیوں کے قابل صد احترام امام۔ عقائد احمدیہ اور احمدی حضرات کے خلاف بکواس کرنے لگے۔ جس پر جسکو غیر مسلم حضرات اور شریف الطبع غیر احمدی احباب سُن کر ایک طرف احرار پر صد ہزار لعنت بھیجتے اور دوسری طرف احمدیوں کے صبر۔ وقار۔ متانت و شرافت کی داد دیتے۔ کیونکہ کسی احمدی نے احرار کی بیہودہ سرائیوں کا سوائے صبر اور خاموشی کے کوئی جواب اس لئے نہ دیا کہ بانئے سلسلہ کی تعلیم یہ ہی ہے۔ کہ گالیاں سنو اور دعا دو۔ یہ سلسلہ دشنام دہی کا تمام ان جلسوں میں جو احرار کانفرنس کی تیاری کے لئے منعقد کئے گئے۔ جاری رہا۔ آخر پولیس نے احرار کی ناروا اور غیر قانونی و باشانہ حرکات کے تدارک کیلئے احمدیہ دار التبلیغ و دار المطالعہ لکھنؤ کے سامنے باوردی سپاہیوں کا پہرہ لگا دیا۔ تو پھر کیا مجال تھی کہ کوئی ایک بھی سُرخ پوش والنٹیر اس راستے کے ایک ایک فرلانگ آگے پیچھے دکھائی دیتا۔

بہر حال کانفرنس ہوئی جو دیگر پہلوؤں کے علاوہ اس پہلو سے بھی نہایت ناکام رہی۔ کہ احرار کو خرچ زیادہ کرنا پڑا اور آمدنی بہت ہی کم ہوئی۔ اور اس طرح لکھنؤ کی کانفرنس کا سودا اس عام کساد بازاری کے زمانہ میں احرار کے لئے بڑا خسارہ اور شرمندگی کا موجب ہوا اس کانفرنس اور اس کی تیاری میں جسقدر بھی جلسے ہوئے جماعت احمدیہ ان سے مجتنب رہی۔ احرار نے احمدیوں کو نہایت بیباکی سے گالیاں دیں۔ اور انتہا تک ہتک کی اور جب عادت جسقدر زہر اُگل سکتے تھے۔ اُگلا۔ چونکہ کوئی احمدی انہیں وہاں نظر نہ آیا۔ اس لئے بدزبانی سے آگے بڑھکر کوئی شرارت نہ کرسکے۔

مگر کانفرنس کے دوسرے دن کے کھلے اجلاس میں مسٹر مظہر علی کے خطبہ صدارت کے دوران میں ایک نوجوان قلب جلسہ میں تنہا کھڑا ہوگیا۔ اور ایک بڑے پوسٹر کو جس میں مسٹر مظہر علی اظہر کے خطوط کا عکس تھا۔ مسٹر موصوف کو دکھا کر کہا جاتا ہے کہ اس کی تصدیق چاہی۔ مسجد شہید گنج کا نعرہ لگایا۔ کہا جاتا ہے۔ اچانک احرار والنٹیر اس جوان پر ٹوٹ پڑے۔ اور اس کو زدوکوب کرنا شروع کر دیا۔ اور اپنے کیمپ میں رات کے ڈیڑھ بجے تک محبوس رکھا۔ پھر تین احراری والنٹیر اپنی نگرانی میں اس کو سرائے میں پہنچا آئے جہاں وہ ٹھیرا ہوا تھا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس کو چوٹیں کافی لگیں اس شرمناک تحدی کے بعد مسٹر مظہر علی نے جلسہ میں کہنا شروع کر دیا کہ یہ نیلی پوشش قادیانیوں کا ایجنٹ ہے۔ ایک سو قادیانی میرے ساتھ لاہور اور قادیان سے آئے ہیں تاکہ ہمارے جلسہ میں اسی طرح برہمی پیدا کریں جس طرح لاہور میں مدح صحابہؓ کے جلسہ میں کی تھی۔ پھر جسقدر بکواس کرسکتا تھا۔ مقدس بانئے سلسلہ احمدیہ اور احمدی افراد کے خلاف کرتا رہا۔ جلسہ قریباً آدھ گھنٹہ اس وقوعہ کے بعد ملتوی رہا۔ اور ان فاتحین قادیان کو جو اسکی اس ایک نوجوان نے جسے انہوں نے احمدی سمجھا وار دی کہ وہ دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی تھی [illegible] نے سرتاپا غلط اور بے بنیاد اتہامات جماعت احمدیہ پر لگائے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس نے صبح کے انگریزی اخبارات میں دہرا دئے مگر یہ بات خاص طور پر قابل تحسین ہے۔ کہ اردو جرائد مثلاً حقیقت۔ حق۔ اودھ۔ نے ان واقعات کا ذکر کرتے ہوئے قطعاً کسی احمدی کا نام اشارۃً یا کنایۃً نہیں لیا انگریزی اخبارات مثلاً پاؤنیر لکھنؤ لیڈر الہ آباد۔ ہندوستان ٹائمز دہلی نے مسٹر مظہر علی اظہر کی تقریر کا اعادہ کر دیا۔ اور مسٹر موصوف نے جو چاہا کہا کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے تھے۔ کہ احمدی ایک بھی اس وقت اس جلسہ میں موجود نہ تھا۔ اور یہ بھی ان کو علم تھا۔ کہ ان کو پوسٹر دکھانے والا ہرگز احمدی نہ تھا۔ تاہم انہوں نے صریح جھوٹ بولنا شروع کر دیا۔ اور کہا کہ ایک سو قادیانی آئے ہیں۔ پھر صبح کو کہا گیا۔ کہ رات تین بجے بعد اختتام جلسہ والنٹیر کیمپ پر احمدیوں نے سنگ باری کی اور آگ لگانے کی کوشش کی اور کہ ایک قادیانی کو گرفتار بھی کیا گیا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ قطعاً قطعاً کوئی واقعہ کسی قسم کی سنگ باری یا آتشزدگی یا اقدام آتشزدگی کا ہرگز ظہور میں نہیں آیا میں نے اخبار پاؤنیر اور ایسوسی ایٹڈ پریس سے ان سراسر غلط باتوں کے متعلق جو ان کے ذریعہ شائع ہوئیں۔ دریافت کیا تو انہوں نے معذرت چاہی اور کہا کہ دراصل یہ الفاظ احرار مقرر کے تھے جنکو ہم نے بجنسہ شائع کر دیا۔ ہماری طرف سے ان الفاظ میں سوائے ترجمہ کے کوئی کمی یا اضافہ نہیں کیا گیا۔ نیز انہوں نے ان باتوں کی تردید طلب کی۔ جو اخبار پاؤنیر لکھنؤ مورخہ ۲۱۔ اپریل اور اخبار لیڈر الہ آباد مورخہ ۲۳ اپریل کی اشاعتوں میں شائع ہوچکی ہے۔ اسیطرح پولیس سے دریافت کرایا گیا اور پولیس نے بتایا کہ نہ تو اس علاقہ میں جہاں احرار کانفرنس ہوئی کوئی واقعہ خشت باری یا سنگباری یا آتشزدگی یا اقدام آتشزدگی پیش آیا۔ نہ کسی شخص کو گرفتار کیا گیا۔ احمدی تو درکنار کسی اور شخص کو بھی گرفتار نہیں کیا گیا مگر احرار کو یہ سفید جھوٹ بولنے میں ذرا بھی تکلف نہ ہوا۔

دراصل مسٹر مظہر علی اظہر اور ان کے رفقاء۔ باوجود ایسا ڈھونگ رچانے اور شور برپا کرنیکے قطعاً ناکام رہے۔ انہوں نے شیعہ حضرات کے پاس جا کر منت و سماجت کی کہ کوئی شیعہ عالم یا مجتہد احرار کانفرنس میں مجلس برپا کریں۔ لیکن عام شیعہ احباب نے

مسٹر مظہر علی کیسے شیعہ ہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیعوں کے با اثر اخبار "اسد" لکھنؤ نے مسٹر مظہر علی اظہر جنرل سکرٹری مجلس احرار کے متعلق اپنے تازہ پرچہ میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ان سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ شیعہ حلقوں میں اس شخص کو باعث ننگ و عار سمجھا جاتا ہے اور جس شخص کی اپنے ہم مذہب لوگوں میں یہ حیثیت ہو۔ اس کا یہ دعویٰ کرنا کہ وہ تمام مسلمانان ہند کا نمائندہ ہے۔ لغویت کی انتہا نہیں تو اور کیا ہے۔ بہر حال معاصر "اسد" نے مسٹر مظہر علی کی شیعیت پر جو دلچسپ تبصرہ کیا ہے۔ وہ درج ذیل ہے۔

لاہور میں ہم نے سنا تھا کہ مولوی مظہر علی صاحب اظہر اپنے کو شیعہ کہتے ہیں اور دو گھنٹے تک مجالس عزا میں ذاکری بھی فرماتے ہیں۔ لیکن خدا جانے آپ کیسے شیعہ ہیں کہ باوجود اس کے کہ تولّا اور تبرّا شیعوں کا جزو ایمان ہے آپ شیعوں کو یہ درس دینا چاہتے ہیں کہ تم ان کی مدح کو ٹھنڈے دل سے سنا کرو جن سے اظہار بیزاری تمہارا ایمان ہے۔ مولوی مظہر علی صاحب اظہر کیا کریں۔ مجبور ہیں اگر وہ ان خیالات کو ظاہر نہ فرماتے تو اس کانفرنس کی صدارت کے لئے ان کا انتخاب ہی کیونکر ممکن ہو سکتا تھا۔ وہ ایم ایل اے یعنی پنجاب اسمبلی کے ممبر کیسے منتخب ہوتے یا آئندہ اسمبلی کے انتخاب میں کامیابی کے خواب کس طرح دیکھ سکتے تھے آپ کی یہی سیاسی حوصلہ جوئی تھی کہ جس کی بدولت اپنے شیعوں کی کسی قومی اور مذہبی تحریک میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ نہ کبھی شیعہ کانفرنس کے اجلاس میں نظر آئے نہ شیعہ پولیٹیکل کانفرنس کو اپنی شرکت سے سرفراز فرمایا نہ مدرسۃ الواعظین میں کوئی حصہ لیا نہ شیعہ کالج سے کوئی اظہار ہمدردی کیا۔ اور نہ شیعہ یتیم خانہ کی کوئی خبر لی اور جہاں تک ہمارا خیال ہے آپ کسی شیعہ اخبار کے خریدار بھی نہ ہونگے کیوں اس لئے کہ یہ سب چیزیں مانع ترقی ہیں اور ان باتوں سے آپ سواد اعظم میں اتنے مقبول نہیں ہو سکتے جتنے کہ اس وقت ہیں

ہم نے جس وقت یہ سنا تھا کہ آپ احرار کانفرنس میں صدارت کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ ہم اسی وقت سمجھ گئے کہ آپ کس مصلحت کی بنا پر اس کانفرنس کے صدر منتخب کئے جا رہے ہیں اور آپ کیا فرمائیں گے لہٰذا ہم نے جماعت شیعہ کی طرف سے پہلے ہی آپ کا لفظ شرم شرم اور دور باش سے خیر مقدم کر دیا تھا۔ اور الحمد للہ ہمیں اپنے اس طرز عمل پر کوئی ندامت نہیں ہوئی۔ کہ ہم نے ایک ایسے شخص کے لئے جو کم سے کم اپنی زبان سے اپنے کو شیعہ کہتا ہو قبل از وقت شرم شرم اور دور دور باش کے الفاظ کیوں استعمال کئے تھے۔ خطبہ صدارت نے بتا دیا کہ آپ انہیں الفاظ کے مستحق تھے اور ہم نے آپ کے متعلق شیعہ اخبارات میں سب سے پہلے جو رائے قائم کی تھی وہ بالکل صحیح تھی۔

افسوس ہے کہ مولوی صاحب کا مکمل خطبہ صدارت نہ احرار کانفرنس ہی سے ہم کو ملا اور نہ کسی مقامی اخبار میں اب تک مکمل طور پر شائع ہوا۔ لہٰذا ہم اس پر کوئی سیر حاصل بحث نہیں کر سکتے۔ صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ مولوی مظہر علی صاحب اظہر کا خطبہ صدارت ہمارے لئے اس سے زیادہ دلکش اور دلآزار ہے جتنا کہ امام اہل سنت مولوی عبد الشکور صاحب باٹانالوی کی تحریریں ہوا کرتی ہیں۔ اس لئے کہ یہ ایسے شخص کے خیالات ہیں جو اپنے کو ہم میں سے بتاتا ہے اور وہ ایسے بزرگ جو اپنے کو کھلا ہوا دشمن سمجھتے ہیں اور بتاتے ہیں۔

مولوی مظہر علی صاحب اظہر لاکھ مجلسیں پڑھیں لیکن مذہبی معاملات میں ان کے خیالات شیعوں کے لئے حجت نہیں ہو سکتے اور خاص کر ویسی صورت میں کہ انہیں اپنے سیاسی اور دنیاوی مصالح اس پر مجبور کر رہے ہوں کہ وہ

آنچہ استاد ازل گفت ہماں می گوئم

کے مصداق وہی فرمائیں جو ان کے رفیق کار شاہ عطاء اللہ بخاری یا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی فرمایا کرتے ہیں شیعہ تو شیعہ عام مسلمان جانتے ہیں کہ ان ارباب ثلاثہ کا مسلک اور طرز عمل عام اسلامی تحریکوں کے متعلق کیا رہا ہے مسجد شہید گنج کے معاملہ میں ان حضرات نے کیا روش اختیار کی کشمیر پر کیوں دھاوا کیا تھا۔ اور وہاں ان سے کیا اعمال ظہور پذیر ہوئے اور بعد میں خود یہ تحریک انہیں کے ہاتھوں سے کس طرح فنا کی گئی لہٰذا اگر مدح صحابہ کے قضیہ میں مظہر علی صاحب نے یہ روش اختیار کی تو ذرا بھی تعجب خیز نہ تھی۔

یہ عجیب و غریب معمہ ہے کہ ایک طرف تو آپ یہ فرماتے ہیں کہ تعریف و مدح کا ہر شخص کو حق حاصل ہے لیکن دوسری طرف آپ شکوہ فرماتے ہیں کہ لکھنؤ کے مسلمانوں نے سر ظفر اللہ کی کیوں دعوت کی۔ اور ان کی عملی طور پر ہمت افزائی اور مدح کا کیوں موقعہ دیا آپ قادیانیوں کو گالیاں دینا ثواب سمجھتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق آپ نے جو کچھ فرمایا وہ سب ہم نے انہیں کانوں سے احرار کانفرنس کے پنڈال میں سنا اب اگر کوئی دوسرا شخص کسی ایسے شخص کی مدح میں دلآزاری محسوس کرتا ہے جسے وہ اپنا اعتقاد دیکھے مطابق غلام احمد صاحب قادیانی نبی یا نہیں سمجھتا آپ کیوں ... حضرت علی کیا آپ اور آپ کی احرار کانفرنس اور آپ کے متبعین مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مدح سن سکتے ہیں اور اگر نہیں تو کیوں۔

مظہر علی صاحب اظہر فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے خلفا کی مدح کو ان کے زمانہ میں گوارا کیا۔ معقول۔ کاش کہ صدر صاحب نے یہ بھی حوالہ دیدیا ہوتا کہ کس تاریخ اور ان کے کن صفحات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علی کے زمانہ میں جلوس مدح صحابہ نکلا آپ نے اس میں شرکت فرمائی۔ اور مدح صحابہ سنی۔ اگر ایسا ہوا بھی ہوتا تو ہم کہہ سکتے تھے کہ اس وقت کی حکومت اور مصالح امام کی بدولت سکوت اختیار کیا گیا۔ لیکن وہ جو اموی سلطنت کے زیر نگیں نہیں بلکہ ایک ایسی حکومت

میری پیاری بہنو

میری خاندانی مجرب دوا ماہواری ایام کی ہر مرض میں حیرت انگیز اثر ظاہر کرتی ہے۔ جس کو ہزاروں میری بہنیں استعمال کر کے ماہواری ایام کی تکلیفوں سے مکمل صحت حاصل کر چکی ہیں۔ اگر آپ کو ماہواری بے قاعدہ ہیں درد سے آتے ہیں۔ یا رک رک کر آتے ہیں بند ہو گئے ہیں یا سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے کمر درد۔ سر درد۔ اور قبض رہتا ہے بھوک کم لگتی ہے پیٹ میں اپھارہ ہو جاتا ہے۔ کام کاج کرنے سے دل دھڑکنے لگتا ہے سانس پھول جاتا ہے تو آپ فضول دواؤں پر روپیہ برباد نہ کریں بلکہ میری خاندانی مجرب دوا ... کو استعمال کریں خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کی تمام تکلیفیں رفع ہو جائیں گی۔ اور چاند جیسا لڑکا پیدا ہوگا۔ قیمت مکمل خوراک برائے ایک ماہ صرف ... روپیہ محصول ... حفظ صحت کی بہترین کتاب کلید صحت ا۔ ر کا ٹکٹ بھیج کر مفت منگائیں۔

ملنے کا پتہ:۔ اہلیہ نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ لاہور

کی رعایا ہیں جس نے مذہبی معاملات میں آزادی دے رکھی اور اس کے ساتھ کسی جدید بات کی اجازت بھی دیدیتی اس کی رعایا کیونکر اسپر مجبور کی جاسکتی ہے کہ وہ ان باتوں کو سنے جو اس کے لئے دلآزار ہوں اور ایک جدید بات کی حیثیت رکھتی ہوں

مظہر علی صاحب اظہر سے ہمیں شکایت ہے اور سخت شکایت ہے کہ اگر انہوں نے مدح صحابہ کے قضیہ پر اپنے خطبہ صدارت میں بحث کی تھی تو انھیں تصویر کے ہر پہلو پر روشنی ڈالنی چاہئیے تھی اور تحریک جلوس مدح صحابہ کی پوری تاریخ پر غور کرنا تھا۔ کہ یہ تحریک کب سے شروع ہوئی کیونکر شروع ہوئی۔ اور کس حد تک اس جدید بات کی خواہش اخلاص پر مبنی ہے۔ اور کسقدر شیعوں کے اشتعال کے لئے۔ اگر وہ ان تمام پہلوؤں پر نظر ڈالتے اور ان زیادتیوں پر جو شیعوں کے مذہبی جلوس عزا کے سلسلہ میں اختیار کئے جارہے ہیں۔ سواد اعظم کو سختی کے ساتھ ٹوکتے ہیں۔ تو ہم کو یہ خیال ہوسکتا کہ ان کی رائے آزادانہ رائے ہے۔ لیکن جس صورت میں یہ خطبہ صدارت یک طرفہ حیثیت سے پیش کیا گیا ہے۔ وہ بتاتا ہے۔ کہ مولوی مظہر علی کی رائے ان کی ذاتی رائے بھی نہیں ہے۔ بلکہ اس نظریہ کے ماتحت یہ رائے ظاہر کی گئی ہے۔ کہ

جس کا کھاتے ہیں اس کا گاتے ہیں

آخر میں صرف یہ کہنا ہے کہ ایک نہیں پچاس مظہر علی اظہر کے سے شیعہ افراد بھی اگر خدانخواستہ کسی دنیاوی مصلحت جاہ و جلال یا کسی طمع کے ماتحت قوم سے غداری کر کے علماء ملت اجتماعات قومی اور جمہور شیعہ کی رائے کے خلاف کوئی آواز بلند کریں۔ تو ان کی آواز ذرا وقیع نہیں ہوسکتی۔ اور ان آوازوں کو کوئی جماعت یا کوئی حکومت قومی آواز نہیں سمجھ سکتی۔ اور نہ اس کا کوئی اثر ہوسکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضلع جالندھر و ہوشیارپور میں اراضیات نیلام ہوتی ہیں

نمبران خسرہ ۳۱۱۲، ۳۱۲۹، کل رقبہ ۲۶۹ کنال واقعہ موضع راہوں تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر جو صدر انجمن احمدیہ کی مملوکہ و مقبوضہ قابل فروخت ہے۔ یہ رقبہ موقع پر ۳۰ اپریل ۱۹۳۷ء کو بروز جمعہ اور ۳۲ کنال اراضی زرعی اور ایک سکنی رقبہ جو سٹروعہ ضلع ہوشیارپور میں صدر انجمن کی مملوکہ و مقبوضہ ہے۔ اور بامو قعہ ہے۔ ۲ مئی کو بروز اتوار موقعہ پر منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان نیلام کرینگے۔ بولی ختم ہونے پر ¼ حصہ زر نیلام فوراً وصول کر لیا جائیگا۔ اور بقیہ ¾ حصہ زر ثمن صدر انجمن احمدیہ قادیان سے منظوری حاصل ہونے پر وصول کر کے داخل خارج کرا دیا جائے گا۔ ارد گرد کے احمدی دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ مہربانی فرما کر اپنے اپنے علاقہ میں پروپیگنڈا کر کے زیادہ سے زیادہ خریدار پیدا کرنے کی پُرزور کوشش فرما کر ممنون فرمائیں

ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب۔ یوپی و صوبہ سرحد کے ہائیڈرو الیکٹرک کے ڈیپارٹمنٹ میں دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ ہے۔ جو گورنمنٹ رکگنائیزڈ بھی ہے اور ایڈڈ بھی ہر قابلیت اور ہر مذہب و ملت کے طلبا کیلئے یہ سکول کھلا ہے۔ گورنمنٹ سے مالی امداد ملنے پر سکول کمیٹی نے فیس میں ایک تہائی کی رعایت کر دی ہے۔ جو ماہوار لی جاتی ہے۔ پراسپکٹس مفت (مینجر)

ضرورت رشتہ

پیدائشی احمدی لڑکیوں کیلئے رشتوں کی ضرورت ہے ایک مڈل پاس ہے دوسری میٹرک عمر علی الترتیب ۱۵-۱۸ سال ہے امور خانہ داری سے واقف ضرورتمند احباب ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں م ع - الف معرفت مینجر صاحب "الفضل" (قادیان)

محلہ دار الرحمت میں بعض بہت اچھے موقع کے قطعات قابل فروخت

اس وقت اس محلہ کے شروع کے بلاکوں میں چند قطعات قابل فروخت ہیں۔ جو مسجد محلہ۔ مسجد اقصیٰ۔ مسجد مبارک۔ ڈاکخانہ۔ بڑے بازار۔ ہسپتال اور نصرت گرلز ہائی سکول و کالج کے بہت قریب واقع ہیں۔ ان کے محل وقوع اور شکل کو واضح کرنے کیلئے ذیل میں اس محلہ کا نقشہ دیا جاتا ہے جس میں تعمیر شدہ قطعات کا نشان × دیا گیا ہے۔ اس نقشہ کا پیمانہ ۳۰ فٹ فی انچ ہے۔ اور چند قطعات کو چھوڑ کر جن کی شکل مختلف ہے۔ باقی ہر قطعہ کی شرقی اور غربی حدیں ۶۰-۶۰ فٹ کی ہیں۔ اور شمالی اور جنوبی حدیں ۷۵-۷۵ فٹ کی اور ایسا ہر قطعہ ایک ایک کنال کا ہے۔ ایسے ہر قطعہ کے دو طرف راستہ ہے۔ ایک شمال یا جنوب میں اور ایک شرقی یا غربی جانب ان راستوں میں سے ترتیب وار ایک ۲۰ فٹ کا آتا ہے۔ اور دوسرا ۱۵ فٹ کا اس وقت جو قطعات قابل فروخت ہیں۔ وہ مع نرخ حسب ذیل ہیں۔ (۱) بلاک ۱ قطعات ۱۸، ۲۰، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۶، ۲۹، ۳۰ فی مرلہ ۵۳ (۲) بلاک ۱ قطعہ ۲۱ ۵۶ فی مرلہ (۳) بلاک ۱ قطعہ ۳۲ ۵۹ فی مرلہ (۴) بلاک ۳ قطعات ۳۲، ۳۶، ۳۹ ۵۸ فی مرلہ (۵) بلاک ۱ قطعات ۳۶، ۳۸ ۵۰ فی مرلہ

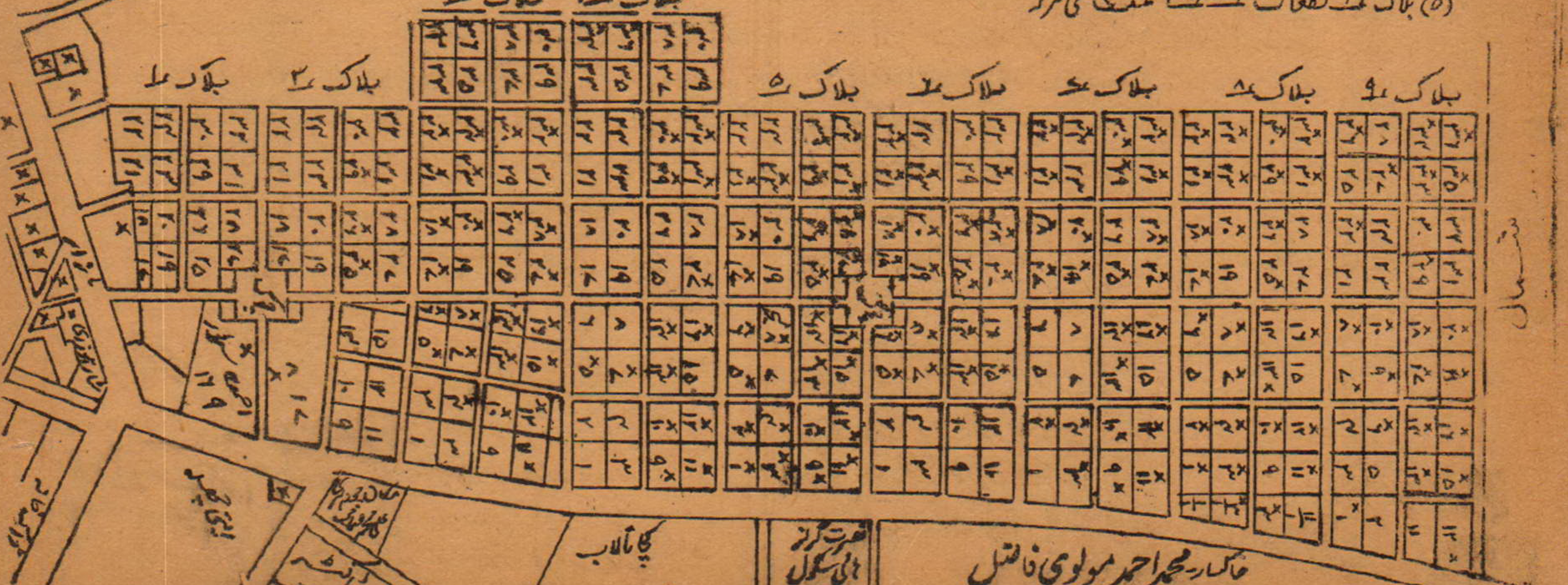

خاکسار محمد احمد مولوی فاضل (پسر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب) - قادیان

سونا دو روپے تولہ جرمنی کی ایجاد کیمیکل گولڈ سونے کی چوڑیاں

ان کو کاریگر نے اس خوبصورتی کے ساتھ بنایا ہے۔ کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے پانسو روپے کی چوڑیاں بنوا کر ان کے سامنے رکھ دو۔ پھر دیکھو کونسی خوبصورت معلوم ہوتی ہیں۔ تجربہ کار سا ہوکار بھی یکایک نہیں کہہ سکتا کہ یہ سونے کی نہیں۔ نازک نازک ہاتھوں میں پہنا کر ان کی بہار دیکھئے۔ ہر گھڑی ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے۔ کلائی پر نور برستا ہے کہ سب اُن کی نظر ان پر نہ پڑے تو بات نہیں چمک دمک رنگ روپ مثل سونے کے قائم رہتا ہے قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیاں سے تین سٹ پر ایک سٹ انعام محصول ڈاک ۸/ فرمائش کے ساتھ ناپ ضرور روانہ کریں۔ محمد شفیق اینڈ کو رو ڑکی۔ یو۔ پی

بیشمار عجیب مخزن نعمت پانچواں ایڈیشن ابھی چھپ کر آیا ہے

کتاب "مخزن نعمت" میں ہر قسم کے ماکولات مثلاً ہر قسم کے سالن ہر طرح کی سبزیاں شبدیگ۔ قسم قسم کے پلاؤ زردہ متنجن بریانی دو پیازے۔ قسم قسم کے کباب بھرتے دالیں۔ مچھلی۔ بڑے وغیرہ انواع و اقسام کے مقوی حلوے کئی قسم کی کھیریں اور کھچڑیاں سویاں پڈنگ قسم قسم کے نان پراٹھے۔ دوپڑ۔ پوری۔ تلمہ۔ باقرخانی طرح طرح کی ختہ اور لذیذ مٹھائیاں۔ مثلاً بالوشاہی شکرپارے۔ کھجور۔ گلاب جامن قسم قسم کے لڈو گل گلے۔ پیڑے۔ برفی۔ قلاقند۔ ریوڑی۔ گزک۔ رس گلے الائچی دانے۔ اکبریاں اور اندرسہ وغیرہ اور انواع و اقسام کے مفرح اور خوش ذائقہ شربت مثل بادام سیب انار خشخاش۔ شہتوت۔ لیموں۔ صندل بنفشہ عناب سکنجبین تیار کرنے کی ترکیبیں درج کی ہیں۔ ہر قسم کے اچار اور ہر طرح کے مربے تیار کرنا نیز بگڑے ہوئے کھانوں کو درست کرلینا مچھلی کا کانٹا گلانے کی ترکیب تازہ اور باسی دودھ کی پہچان گندے انڈوں کی شناخت مکھن گھی اور پنیر کے متعلق ہدایات کھانا کھانے اور کھلانے کے پسندیدہ طریقے اور آداب درج ہیں قیمت صرف ایک روپیہ معہ محصول ڈاک۔

ہندوستانی کتب خانہ ماڈل ٹاؤن لاہور

نہایت ارزاں قیمتوں میں تین دوائیں

موٹاپا دور ۱/ بلا فاقہ کشی و پرہیز دبلا ضرر روزانہ (۶ اونس) پندرہ تولہ وزن کم کرتا ہے۔ عورتوں کے بعد از ولادت بڑھے ہوئے پیٹ کو اصلی حالت پر لاتا ہے۔ قیمت مکمل ایک ماہ کے لئے پانچ روپے محصول ۹ ہمیشہ کا آنا۔

حب نوازی ۲/ عورتوں کی جملہ امراض رحم بے قاعدگی حیض:۔ درد سر۔ درد کمر رحم سے سفید رطوبت کا رحم کا ڈھیلا پڑ جانا۔ خون کی کمی ہسٹیریا وغیرہ کے لئے از حد مفید ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت ایک ماہ کے لئے ۶۰ گولی سرق ایک روپیہ محصول ۶

مفرح نوازی ۳/ نہایت بیش قیمت ادویہ کا مرکب خوش ذائقہ خون صالح پیدا کرنے والا۔ ہمیشہ بدن چست۔ طبیعت خوش۔ حافظہ تیز کرنے والا مقوی دل و دماغ و دیگر اعضائے رئیسہ خوراک ۳ ماشہ ۲۴ روز کی خوراک قیمت ایک روپیہ محصول ڈاک ۶

ملنے کا پتہ:۔

احمدیہ مطب نوازی کھرڑ ضلع انبالہ حکیم سید محمد گلزار احمد چاند تمغے یافتہ

جھنگ مگھیانہ کے مشہور کھیسوں کا کارخانہ

نہایت ہی اعلیٰ خوبصورت پائیدار مختلف رنگوں اور نمونہ کے کھیسوں کا سٹاک موجود ہے۔ احباب کرام آرڈر دے کر احمدیہ کارخانہ سے فائدہ اٹھائیں مال حسب منشاء اور رعایتی قیمت پر ارسال خدمت ہوگا۔ نوٹ:۔ ریلوے سٹیشن اور ڈاکخانہ کا پورا پتہ تحریر فرمائیں۔ ملنے کا پتہ:۔ قاضی غلام حسن احمدی متصل مسجد احمدیہ خطیب مسجد احمدیہ مگھیانہ جھنگ پنجاب

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے ۸ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ جوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی مبہی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عما) نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگائیے۔ ہر مرض کی مجرب دوا منگائیے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔ ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

دوائی اٹھرا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں سبز پیلے۔ دست۔ قے۔ تشنج۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پر چھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے۔ پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحبؓ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین و خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ ہے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک

المشتہر:۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ

اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلکتہ ۲۴ اپریل۔ آج اچھر ضلع ہگلی میں ہٹینگر جوٹ ملز کے سامنے فساد رونما ہو گیا۔ جس میں متعدد اشخاص مجروح ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ہڑتالیوں نے کارخانہ پر خشت باری کی۔ اور کام کرنے والے مزدوروں کو لاٹھیوں سے زدوکوب کیا۔ پولیس کے ۱۳ سپاہیوں اور ایک حوالدار پر حملہ کر کے انہیں مجروح کر دیا گیا پولیس نے گیارہ اشخاص کو گرفتار کر لیا ہے۔ جن میں تین مزدور لیڈر بھی ہیں متاثرہ رقبہ میں مسلح پولیس کا پہرہ مقرر کر دیا گیا ہے۔

شملہ ۲۴ اپریل۔ حکومت ہند کو سرکاری طور پر اطلاع ملی ہے۔ کہ موضع بہرور ریاست الور میں ایک شورش برپا ہو گئی۔ جس کی وجہ سے پولیس فائر کرنے پر مجبور ہو گئی۔ اس حادثہ میں ۴ اشخاص ہلاک اور ۲۴ مجروح ہوئے۔ وزیر اعظم الور تحقیقات کے لئے موقع پر پہنچ گئے ہیں۔ اور صورت حالات پر قابو پایا جا چکا ہے

شملہ ۲۴ اپریل۔ معلوم ہوا ہے جنرل آفیسر کمانڈنگ کے وزیرستان پر سیاسی کنٹرول کے حصول کے بعد حکومت کی افواج نے وزیرستان میں پیشقدمی کی ہے۔ جس علاقہ پر یہ قبضہ ہوا ہے اس کا رقبہ ۵ ہزار مربع میل ہے اس قبضہ کے بعد سب سے پہلا اقدام یہ کیا گیا ہے کہ قبائلی علاقہ میں فوج کے لئے کیمپ بننے شروع ہو گئے ہیں جو چھوٹے قلعوں کے مشابہ ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ قبائلی لشکر کو مجتمع ہونے سے روکا جائے۔

الور ۲۴ اپریل۔ وزیر اعظم الور نے فائرنگ کے متعلق ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ ۲۱ اپریل کو ایک میلہ کے سلسلہ میں کثیر التعداد ہندو موضع بہرور میں داخل ہوئے تین بجے کے قریب ہندوؤں کا یہ ہجوم جو لاٹھیوں اور کلہاڑیوں سے مسلح تھا مسلمانوں کے کوارٹروں کی طرف گیا۔ حکام نے فساد کے خدشہ کے پیش نظر ہجوم کو اس راستہ سے گزرنے سے روکا۔ مگر ہجوم پر کوئی اثر نہ ہوا آخر اس نے مسلمانوں پر حملے شروع کر دیئے اور بندوقوں سے فائر کئے۔ جس کا جواب نرمی سے دیا گیا۔ ہجوم نے پولیس پر بھی پتھر اور اینٹیں پھینکیں جس پر افسر انچارج نے آخری انتباہ کے بعد گولی چلانے کا حکم دیدیا۔ ۳۵ گولیاں چلائی گئیں۔ جس کے نتیجہ میں ۴ اشخاص ہلاک اور ۲۵ مجروح ہوئے مجروحین میں ۷ مسلمان ہیں۔

پشاور ۲۴ اپریل۔ ایک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آج صبح ۲½ بجے کے قریب ڈیرہ اسمٰعیل خان کے ایک گاؤں پر حملہ کیا گیا۔ ۴ دکانیں لوٹ لی گئیں اور ۳ کو نذر آتش کر دیا گیا خیال کیا جاتا ہے۔ کہ حملہ آور لشکر کی تعداد دو اور تین سو کے درمیان تھی انہوں نے ٹیلیفون کے تار بھی کاٹ دیئے۔

ناگپور ۲۴ اپریل۔ معلوم ہوا ہے صدر بلدیہ ناگپور نے ڈاکٹر کھارے لیڈر کانگرس پارٹی کی درخواست پر انہیں مئی کے پہلے ہفتہ میں ٹاؤن ہال میں کانگرس ارکان اسمبلی کی کنونشن اور متوازی اسمبلی کا اجلاس منعقد کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

مدراس ۲۴ اپریل۔ ایراوڈی سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایک شیڈ کی چھت گرنے سے ۱۴۰ اشخاص ہلاک اور ۱۵۰ مجروح ہو گئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ شدید طوفان باد و باراں سے پناہ لینے کیلئے لوگ ایک ۷۰۰ فٹ لمبے شیڈ میں چلے گئے تھے۔ لیکن آندھی کے باعث شیڈ کے ستون گر پڑے اور چھت لوگوں پر آپڑی۔ پولیس اور دوسرے حکام فوری امداد بہم پہنچانے کی غرض سے وہاں پہنچ گئے

حلب (بذریعہ ڈاک) شامی اخبارات کا بیان ہے۔ کہ شامی وفد مقیم فرانس کو حکومت فرانس نے مطلع کیا ہے کہ شام اور فرانس کے درمیان معاہدہ کا نفاذ بہت جلد ہو جائے گا۔ اور معاہدہ کی رو سے شام کو کامل آزادی ۱۹۳۹ء میں حاصل ہو گی۔

امرتسر ۲۴ اپریل۔ کل قلعہ بھنگیاں امرتسر میں ہندو سکھ فساد ہوتے ہوتے رہ گیا۔ اگر پولیس فی الفور مداخلت نہ کرتی تو یقیناً دھینگا مشتی ہو جاتی۔ فریقین میں متنازعہ امر ایک مندر کی دو دکانیں ہیں۔ سکھ اس مندر کو گوردوارہ کہتے ہیں۔ مگر ہندو اسے مندر قرار دیتے ہیں۔ کل ایک درجن سے زائد اکالی ان دکانوں کو مسمار کرنے کے لئے جمع ہو گئے۔ ہندوؤں کے اعتراض کرنے پر خطرناک صورت حالات پیدا ہو گئی مگر پولیس فی الفور پہنچ گئی جس نے اکالیوں کو دکانیں مسمار کرنے سے منع کر دیا۔

ملتان ۲۴ اپریل۔ فیض الحسن آلو مہاری کل سنٹرل جیل سے رہا کر دیا جائیگا۔

لاہور ۲۳ اپریل۔ ژالہ باری نے اضلاع لدھیانہ جالندھر اور کانگڑہ کو جو نقصان پہنچایا ہے۔ اس کے متعلق صحیح حالات معلوم ہو گئے ہیں۔ ضلع کانگڑہ میں زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ ضلع جالندھر میں بھی تحصیل نکودر کے چند دیہات کے علاوہ اور کسی مقام پر نقصان نہیں ہوا۔ اس لئے اس ضلع میں مالیہ کی معافی کی ضرورت نہ پڑے گی البتہ ضلع لدھیانہ میں کافی نقصان ہوا ہے اور اس ضلع میں جن دیہات کی فصلیں تباہ ہوئی ہیں۔ ان کی تعداد ۲۰۰ سے زائد نہیں۔

اوٹاکمنڈ ۲۴ اپریل۔ کل گورنر مدراس کی صدارت میں مجلس وزارت کا ایک اجلاس سکرٹریٹ میں منعقد ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ مجلس وزراء کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک کروڑ روپیہ کا قرض لیا جائے۔ اس کے علاوہ اجلاس میں وزارت کی پالیسی اور پروگرام پر بھی غور و فکر کیا گیا۔ پروگرام میں حسب ذیل تجاویز شامل ہیں۔ مالیہ میں ۲۵ فیصدی تخفیف مفت اور لازمی پرائمری تعلیم ثانوی طریقہ تعلیم کی اصلاح اور صنعتی تعلیم کا انتظام۔

امرتسر ۲۴ اپریل۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۵ آنے نخود حاضر ۳ روپے ۶ آنے کھانڈ دیسی ۶ روپے ۴ آنے سے ۸ روپے ۸ آنے تک روئی ۱۸ روپے ۸ آنے سونا ۳۵ روپے ۱۱ آنے ۶ پائی۔ چاندی دیسی ۵۳ روپے ۸ آنے ململ ۹۷ء (۳۰ گز) ۴ روپے ۲ آنے ۲۲۶ء ۱۳ روپے ۸ آنے اور ۹۲۶ء (۲۰ گز) ۴ روپے ۱۴ آنے ہے۔

کلکتہ ۲۴ اپریل۔ بنگال پراونشل کانگرس کمیٹی کی کونسل نے مسٹر نلینی رنجن سرکار فنانس منسٹر کے خلاف تادیبی کارروائی کرتے ہوئے ۲۰ برس کے لئے انہیں کسی کانگرس کمیٹی کا رکن بننے کے نااہل قرار دیا ہے۔

لنڈن ۲۴ اپریل۔ کل ۲۰ گھنٹے اور ۵۰ منٹ کی مسلسل نشست کے بعد دارالعوام کا اجلاس گیارہ بج کر ۴۸ منٹ پر ختم کیا گیا۔ ایوان میں سپیشل رقبہ کے متعلق مسودہ قانون پر بحث ہو رہی ہے۔ کل گورنمنٹ کی طرف سے بحث کو بند کرنے کے لئے تحریک پیش کی گئی۔ تو ایوان میں متعدد بار شور و غل مچا۔ ایک رکن کو کمیٹی کے صدر کے خلاف ناجائز الزامات لگانے کے الزام میں معطل کر دیا گیا ہے جولائی ۱۹۳۶ء کے اجلاس کے بعد دارالعوام کا یہ سب سے لمبا اجلاس ہے۔

بیت المقدس (بذریعہ ڈاک) فلسطین میں ایک مذہبی تقریب کے موقع پر پولیس اور عربوں کے درمیان فساد ہو گیا۔ جس میں ایک دوسرے پر فائر کئے گئے۔ جنین میں عربوں کی ایک مسلح جماعت نے ریلوے ٹرین پر حملہ کر دیا۔ اور چار ڈبے لوٹ لئے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی